Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

بدر

BADR

The weekly — Qadian

ہفت روزہ — قادیان

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

شمارہ 37

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

26-ذوالقعدہ 1436 ہجری قمری 10-تبوک 1394 ہش 10-ستمبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

۞ شیخ شہاب الدین غریب طبع اور مخلص اور نیک خیال آدمی ہے۔

۞ میراں بخش ولد بہادر خان کیروی ایک مخلص اور پختہ اعتقاد آدمی ہے اس کے زیادت اعتقاد کا موجب اس نے یہ بیان کیا کہ ایک مجذوب نے اس کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ یہی ہے۔ یعنی یہ عاجز۔

۞ حافظ نور احمد صاحب لدھیانوی جوان صالح بڑے محبّ اور مخلص اور اوّل درجہ کا اعتقاد رکھنے والے ہیں ہمیشہ اپنے مال سے خدمت کرتے رہتے ہیں۔

۞ مولوی محمد مبارک علی صاحب اس عاجز کے یکرنگ اور پُرجوش دوست ہیں اور اس راہ میں ہر یک قسم کے ابتلاء کی برداشت کر رہے ہیں۔

۞ مولوی محمد تفضّل حسین صاحب میرے ساتھ سچے دل سے اخلاص اور محبت رکھتے ہیں، ہمدردی اسلام کا جوش پورے طور پر ان میں پایا جاتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

●حبّی فی اللہ شیخ شہاب الدین موحد۔ شیخ شہاب الدین غریب طبع اور مخلص اور نیک خیال آدمی ہے۔ نہایت تنگدستی اور عُسر سے اس مسافر خانہ کے دن پورے کر رہا ہے۔ افسوس کہ اکثر دولت مند مسلمانوں نے زکوٰۃ دینا بھی چھوڑ دیا اور شریعت اسلامی کا یہ پُرحکمت مسئلہ کہ یُؤۡخَذُ مِنَ الۡاَغۡنِیَاءِ وَیُرَدُّ اِلَی الۡفُقَرَآءِ یونہی معطّل پڑا ہے۔ اگر دولت مند کسی پر احسان نہ کریں صرف فریضہ زکوٰۃ کے ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں تاہم ہزارہا روپیہ اسلامی اور قومی ہمدردی کے لئے جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن مال بخیل آنگاہ از خاک برآید کہ بخیل در خاک رود۔

●حبّی فی اللہ میراں بخش ولد بہادر خان کیروی ایک مخلص اور پختہ اعتقاد آدمی ہے اس کے زیادت اعتقاد کا موجب اس نے یہ بیان کیا کہ ایک مجذوب نے اس کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ یہی ہے۔ یعنی یہ عاجز۔ اور یہ خبر اس عاجز کے اظہار دعویٰ سے کئی سال پیشتر وہ سُن چکا تھا اور صدہا آدمیوں میں شہرت پا چکے تھے۔

●حبّی فی اللہ حافظ نور احمد صاحب لدھیانوی۔ حافظ صاحب جوان صالح بڑے محبّ اور مخلص اور اوّل درجہ کے اخلاص رکھنے والے ہیں۔ ہمیشہ اپنے مال سے خدمت کرتے رہتے ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

●حبّی فی اللہ مولوی محمد مبارک علی صاحب۔ یہ مولوی صاحب اس عاجز کے اُستاد زادہ ہیں۔ ان کے والد صاحب حضرت مولوی فضل احمد صاحب مرحوم ایک بزرگوار عالم باعمل تھے مجھ کو اُن سے از حد محبت تھی۔ کیونکہ علاوہ اُستاد ہونے کے وہ ایک باخدا اور صاف باطن اور زندہ دل اور متّقی اور پرہیزگار تھے۔ عین نماز کی حالت میں ہی اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ اور چونکہ نماز کی حالت میں ایک تبتّل اور انقطاع کا وقت ہوتا ہے اس لئے اُن کا واقعہ ایک قابل رشک واقعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ایسی موت سب مومنوں کے لئے نصیب کرے۔ مولوی مبارک علی صاحب اُن کے خلف رشید اور فرزند کلاں ہیں۔ سیرت اور صورت میں حضرت مولوی صاحب مرحوم سے بہت مشابہ ہیں۔ اس عاجز کے یکرنگ اور پُرجوش دوست ہیں اور اس راہ میں ہر قسم کے ابتلاء کی برداشت کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی وفات کے بارے میں ایک رسالہ انہوں نے تالیف کیا ہے جو چھپ کر شائع ہو گیا ہے جس کا نام قول جمیل ہے۔ اس عاجز کا ذکر بھی اس میں کئی جگہ کیا گیا ہے چونکہ مولوی صاحب موصوف کی حدیث اور تفسیر پر نظر وسیع ہے اس لئے انہوں نے محدثین کی طرز پر نہایت خوبی اور متانت سے اس رسالہ کو انجام دیا ہے۔ مخالف الرائے مولوی صاحبان جن کو غور اور فکر کرنے کی عادت نہیں اور جو آنکھ بند کر کے فتوے پر فتویٰ لکھ رہے ہیں انہیں مناسب ہے کہ علاوہ اس عاجز کی کتاب ازالہ اوہام کے میرے دوست عزیز مولوی مبارک علی صاحب کے رسالہ کو بھی دیکھیں اور نیز میرے دوست رفیق سید محمد احسن صاحب امروہی کے رسالہ اعلام الناس کو بھی ذرہ غور سے پڑھیں اور خدا تعالیٰ کی ہدایت سے نومید نہ ہوں گو ان کی حالت بہت خطرناک اور قریب قریب یاس کے ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر یک چیز پر قادر ہے۔ مولویوں کا حجاب کفار کے حجاب سے کچھ زیادہ نہیں پھر کیوں اس سرچشمہ رحمت سے نومید ہوتے ہیں۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

●حبّی فی اللہ مولوی محمد تفضّل حسین صاحب۔ مولوی صاحب ممدوح میرے ساتھ سچے دل سے اخلاص و محبت رکھتے ہیں۔ میں نے اُن کے دل کی طرف توجہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ درحقیقت نیک فطرت آدمی اور سعیدوں میں سے ہیں اور قابل ترقی مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اگر وہ بشریت کی کمزوری کی وجہ سے کسی خلجان میں پڑیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ اسی میں وہ بند رہ جائیں۔ کیونکہ اُن کی طینت صاف اور فراست ایمانی اور اسلامی نور کا اُن کو حصہ ہے اور کسی امر کے مشتبہ ہونے کے وقت قوت فیصلہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس لائق ہیں کہ اگر وہ کچھ عرصہ صحبت میں رہیں تو علمی اور عملی طریقوں میں بہت ترقی کر جائیں۔ مولوی صاحب موصوف ایک بزرگ عارف باللہ کے خلف رشید ہیں اور پدری نور اپنے اندر مخفی رکھتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ کسی وقت وہ روحانیت اُن پر غالب ہو جائے۔ یہ عاجز جب علی گڑھ میں گیا تھا تو درحقیقت مولوی صاحب ہی میرے جانے کے باعث ہوئے تھے اور اس قدر انہوں نے خدمت کی کہ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ کے چندہ میں بھی انہوں نے دو روپیہ ماہواری مقرر کر رکھے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ تحصیلداری کے عہدے پر ہیں مگر ایک بھاری بوجھ عیال کا ان کے سر پر ہے اور وہ دور و نزدیک کے خویشوں اور اقارب بلکہ دوستوں کی بھی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور بڑے مہمان نواز ہیں اور درویشوں اور فقیروں اور غریبوں سے بالطبع اُنس رکھتے ہیں اور سادہ طبع اور صاف باطن اور خیر اندیش آدمی ہیں۔ بااین ہمہ ہمدردی اسلام کا جوش پورے طور پر اُن میں پایا جاتا ہے۔ جزاھم اللہ خیرًا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ نمبر 541 تا 544)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

انبیاء علیہم السلام کا وجود بھی ایک بارش ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے۔ خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے اس میں برکات ہوتے ہیں اولیاء اور انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7؍اگست 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مولوی برہان الدین جہلمی ؓ کی بیعت کا واقعہ حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ (مولوی برہان الدین صاحب۔ ناقل) کہتے تھے کہ میں قادیان میں آیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے اس لئے وہاں گیا۔ جس مکان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ایک طرف باغ تھا۔ حامد علی (مرحوم) دروازے پر بیٹھا تھا۔ (یہ وہ بیان کرتے ہیں) تو اس نے مجھے (یعنی مولوی صاحب کو) اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ میں چُھپ کر دروازے تک پہنچ گیا۔ آہستگی سے دروازہ کھول کر جو دیکھا تو حضرت صاحب ٹہل رہے تھے اور جلدی جلدی لمبے لمبے قدم اٹھاتے تھے۔ مَیں جھٹ پیچھے کو مڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص صادق ہے جو جلدی جلدی ٹہل رہا ہے ضرور اس نے کسی دُور کی منزل پر ہی پہنچنا ہے تبھی تو یہ جلدی جلدی چل رہا ہے۔

سوال حضور انور نے وہابیوں کے کس غلط عقیدہ کی تردید فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہابی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ وحی والہام کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ پھر ایسے خیالات بھی ہیں کہ نعوذ باللہ نبی یا ولی کو ہم پر کیا فضیلت ہے۔ جس طرح ہم ہیں، جس طرح باقی لوگ ہیں اسی طرح نبی بھی انسان ہے، ولی بھی انسان ہے۔ ان کے اس غلط تصور کو ردّ کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''انبیاء علیہم السلام کا وجود بھی ایک بارش ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے۔ خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے اس میں برکات ہوتے ہیں۔ اپنے جیسا سمجھ لینا (یعنی وہابیوں کا یہ خیال کہ وہ ہمارے جیسے ہی ہوتے ہیں۔ انسان ہیں) ظلم ہے۔ اولیاء اور انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے''۔

سوال حضور انور نے حضرت سیٹھ عبد الرحمن مدراسی کے اخلاص اور قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عجیب محبت کے رنگ میں ان کا ذکر کیا۔ فرمایا سیٹھ عبد الرحمن حاجی اللہ رکھا صاحب کا اخلاص کتنا بڑھا ہوا تھا۔ پانچ سو روپے کی رقم تھی جو انہوں نے اس موقع پر بھیجی تھی۔ کسی دوست نے ان کی مشکلات کو دیکھ کر دو تین ہزار روپیہ انہیں دیا کہ کوئی تجارتی کام شروع کر دیں یا برتنوں کی دکان کھولیں۔ اس میں سے پانچ سو روپیہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوا دیا اور لکھا کہ مدت سے میں چندہ نہیں بھیج سکا۔ اب میری غیرت نے برداشت نہ کیا کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے ایک رقم بھجوائی ہے تو میں اس میں سے دین کے لئے کچھ نہ دوں۔ غرض خدمت دین کے لئے ان کا اخلاص بہت بڑھا ہوا تھا۔''

سوال حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مخلص صحابی جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر بُلاتے تھے کی حضرت مسیح موعودؑ سے محبت اور جوش کا واقعہ حضور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے جس دن ایک کیس کا فیصلہ سنایا جانا تھا کہ ہماری جماعت میں ایک دوست تھے جن کو پروفیسر کہا جاتا تھا، انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق تھا۔ انہوں نے لاہور میں جا کر کوئی دکان کی۔ جو گاہک آتے انہیں تبلیغ کرتے ہوئے لڑ پڑتے۔ اگر گاہک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کوئی ایسی بات کر دیتا تو لڑ پڑتے۔ جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو لوگوں کو یقین تھا کہ مجسٹریٹ ضرور سزا دے دے گا اور بعید نہیں کہ قید کی ہی سزا دے۔ ادھر جو احمدی مخلصین تھے ان کے دل میں ایک لحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آ سکتا تھا کہ آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس دن عدالت کی طرف سے بھی زیادہ احتیاط کی گئی تھی۔ پہرہ بھی زیادہ تھا (یعنی پولیس بہت زیادہ تھی۔) جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (عدالت کے) اندر تشریف لے گئے تو دوستوں نے پروفیسر صاحب کو باہر روک لیا کیونکہ ان کی طبیعت تیز تھی۔ پروفیسر صاحب نے ایک بڑا سا پتھر ایک درخت کے نیچے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک دیوانہ چیخ مارتا ہے زار زار روتے ہوئے دفعتًہ وہ درخت کی طرف بھاگے اور وہاں سے پتھر اٹھا کر بے تحاشا عدالت کی طرف دوڑے اور اگر جماعت کے لوگ راستہ میں نہ روکتے تو وہ مجسٹریٹ کا سر پھوڑ دیتے۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ مجسٹریٹ ضرور سزا دے دے گا اور اسی خیال کے اثر کے ماتحت وہ اسے مارنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔''

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ منگل کے دن کو منحوس قرار دیتے تھے اس کا حضرت مصلح موعودؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ روایت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر وہ درست ہے تو اس نحوست سے مراد صرف وہ نحوست تھی کہ آپ کی وفات منگل کے دن ہونے والی تھی ورنہ جب خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کیا ہے اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے تو اس کی موجودگی میں اگر کوئی روایت اس کے خلاف ہمارے سامنے آئے گی تو ہم کہیں گے کہ یہ روایت بیان کرنے والے کو غلطی لگی ہے یا پھر یہ کہیں گے کہ شاید بشریت کے تقاضے کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اس دن کے بارے میں اپنے لئے بیان فرمایا۔ ورنہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مسئلے کے طور پر یہی حقیقت ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ سارے کے سارے دن بابرکت ہوتے ہیں مگر مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے ایک ایک کر کے دنوں کو منحوس کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کامل طور پر نحوست اور ادبار کے نیچے آ گئے۔

سوال حافظ محمد صاحب پیشاوری نے جب ایک دوست کے یہ کہنے پر کہ ''ہم لوگ تو بالکل ذلیل اور حقیر ہیں پتا نہیں خدا ہماری نماز بھی قبول کرتا ہے یا نہیں'' ان دوستوں کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اور یہ معاملہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: حافظ صاحب ٹھیک کہتے ہیں۔ مگر صرف یہی نہیں کہ ٹھیک کہتے ہیں تو نماز نہیں پڑھنی۔ فرمایا مگر یہ ان کی غلطی تھی کہ انہوں نے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنی ہی چھوڑ دی کیونکہ انہوں نے کفر نہیں کیا تھا لیکن بات ٹھیک ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض تھا کہ وہ اپنے آپ پر حسن ظنی کرتے۔ جہاں تک کوشش کا سوال ہے انسان کو فرض ہے کہ وہ اپنی کوشش جاری رکھے اور نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ (حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا) مگر یہ کہ مومن ہونے سے انکار کر دے یہ غلط طریق ہے۔

سوال ''خوبصورتی کی پہچان عریانی یا ظاہری حالت نہیں بلکہ کچھ اور ہے'' اس ضمن میں حضرت خلیفہ اول اور مولوی عبد الکریم صاحبؓ کے درمیان کیا بحث ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ اور مولوی عبد الکریم صاحب مرحومؓ کے درمیان آپس میں اس بات پر بحث چھڑ گئی۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ خوبصورتی کا پہچاننا آسان نہیں ہے۔ ہر شخص کی نگاہ حسن کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتی۔ یہ صرف طبیب ہی پہچان سکتا ہے کہ کون خوبصورت ہے اور کون بدصورت۔ مگر مولوی عبد الکریم صاحب فرماتے تھے کہ یہ کون سی مشکل بات ہے۔ ہر آنکھ انسانی خوبصورتی کو پہچان سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا نقطۂ نگاہ یہ تھا کہ بیشک ہر نگاہ حسن کو اپنے طور پر پہچان لیتی ہے مگر اس شناخت میں بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور طبیب ہی سمجھ سکتا ہے کہ کون واقعہ میں خوبصورت ہے اور کون محض اوپر سے خوبصورت نظر آ رہا ہے۔

سوال فلاسفر صاحب کے اس خیال کی اصلاح کس طرح ہوئی کہ مولویوں نے یہ محض ایک ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ سحری ذرا دیر سے کھاؤ تو روزہ نہیں ہوتا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ روزوں کا ذکر چل پڑا۔ کہنے لگا کہ انہوں نے (یعنی مولویوں نے یا فقہ کے ماہرین نے) یہ محض ایک ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ سحری ذرا دیر سے کھاؤ تو روزہ نہیں ہوتا۔ بھلا جس نے بارہ گھنٹے فاقہ کیا اس نے پانچ منٹ بعد سحری کھا لی تو کیا حرج ہوا۔ مولوی جھٹ سے فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کا روزہ ضائع ہو گیا۔ غرض اس نے اس پر خوب بحث کی۔ صبح وہ گھبرایا ہوا حضرت خلیفہ اوّل کے پاس آیا۔ آتے ہی کہنے لگا کہ آج رات تو مجھے بڑی ڈانٹ پڑی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ کہنے لگا کہ رات کو میں بحث کرتا رہا کہ مولویوں نے ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ روزہ دار ذرا سحری دیر سے کھائے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ میں کہتا تھا کہ جس شخص نے بارہ گھنٹے یا چودہ گھنٹے فاقہ کیا ہو وہ اگر پانچ منٹ دیر سے سحری کھاتا ہے تو کیا حرج ہے۔ اس بحث کے بعد میں سو گیا تو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہم نے تانی لگائی ہوئی ہے۔ دونوں طرف میں نے کیلے گاڑ دیئے اور تانی کو پہلے ایک کیلے سے باندھا اور پھر میں اسے دوسرے کیلے سے باندھنے کے لئے لے چلا۔ جب کیلے کے قریب پہنچا تو دو انگلی ورے سے تانی ختم ہو گئی۔ میں بار بار کھینچتا کہ کسی طرح اسے کیلے سے باندھ لوں مگر کامیاب نہ ہو سکا اور میں نے سمجھا کہ میرا سارا سوت مٹی میں گر کر تباہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ میری مدد کے لئے آؤ۔ دو انگلیوں کی خاطر میری تانی چلی اور یہی شور مچاتے مچاتے میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں جاگا تو میں سمجھا کہ اس رؤیا کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے مسئلہ سمجھایا ہے کہ دو انگلیوں جتنا فاصلہ رہ جانے سے اگر تانی خراب ہو جاتی ہے تو روزے میں تو پانچ منٹ کا فاصلہ کہہ رہے ہو۔ اس کے ہوتے ہوئے کس طرح روزہ قائم رہ سکتا ہے''۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ اکثر کسی صوفی کا قول بیان فرمایا کرتے تھے کہ ''یا تو کسی کے دامن سے چمٹ جا یا کوئی دامن تجھے ڈھانپ لے۔'' حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی کیا وضاحت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی ''طِیْن'' سے پیدا کرنے کا مفہوم ہے (کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے جس میں وہ اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔) یعنی انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ یا تو وہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے یا کسی کو اپنا بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ دیکھ لو بچہ ابھی پوری طرح ہوش بھی نہیں سنبھالتا کہ کسی کے ہو جانے کا شوق اس کے دل میں گدگدیاں پیدا کرنے لگتا ہے۔ بلوغت تو کئی سالوں کے بعد آتی ہے لیکن چھوٹی عمر میں ہی لڑکیوں کو دیکھ لو وہ کھیلتی ہیں تو کہتی ہیں کہ میرا گڈا میری گڑیا، تیری گڑیا۔ پھر ان کا آپس میں تعلق، ہمارے معاشرے میں گڈا گڈی کا بیاہ بھی بچے کرتے ہیں۔ پھر وہ لڑکیاں ماؤں کی نقل کر کے گڑیوں کو اپنی گود میں اٹھائے پھرتی ہیں۔ انہیں پیار کرتی ہیں جس طرح مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور جس طرح وہ ان کو اپنے سینے سے لگائے رکھتی ہیں تو یہ تو ہر معاشرے میں نظر آتا ہے۔ کیونکہ ان کا دل چاہتا ہے کہ ہم کسی کی ہو جائیں یا کوئی ہمارا ہو جائے۔ اسی طرح لڑکوں کو دیکھ لو۔ جب تک ان کا بیاہ نہیں ہوتا ہر وقت ماں کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ بیاہ ہو جاتا ہے تو پھر بیوی۔ تو اللہ تعالیٰ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَلَقٍ کہ انسان کی فطرت میں ہم نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ کسی نہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے۔ اس کے بغیر اس کے دل کو تسلی نہیں ہوتی اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے جس سے دین و دنیا دونوں ملتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کے تعلق سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے یہ مثال دے کر فرمایا کہ یہ دیوانگی اور عشق کی حالت ہے کہ جب نہیں بھی توجہ دی جا رہی (تو ایک انسان جو جنونی ہو جاتا ہے وہ) تب بھی محبوب کے غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب بلانے کا اشارہ سمجھتا ہے۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کی طرف سے واضح اعلان کے باوجود کہ نماز کی طرف آؤ اور فلاح کی طرف آؤ نہ نمازوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں نہ جمعوں پر بڑے اہتمام سے باقاعدگی سے جاتے ہیں۔

پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے واضح بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے اس مجذوب یا عاشق کی طرح پھلانگ کر آگے آنا چاہئے اور مسجدوں کو آباد کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

✡...✡...✡

خطبہ جمعہ

ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ ’’اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے‘‘ دل پر محبت تو اس وقت غالب آسکتی ہے جب ہم آپؐ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

جلسے پر آنے والوں کو جہاں جلسے کا مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔

جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے کے جو مین سیشن ہوتے ہیں اس کے علاوہ جو وقت باقی بچے وہ دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا جو دوسرے پروگرام ہیں ان کو دیکھیں۔

آنے والے مہمان، تمام شاملین جلسہ، اپنے جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو سامنے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کے مختلف انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں انتظامیہ کو اہم ہدایات۔

مکرم اکرام اللہ صاحب شہید ابن مکرم کریم اللہ صاحب آف تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان (پاکستان) اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ (پاکستان) کی وفات۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 ؍اگست 2015ء بمطابق 21 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہوگا یعنی جلسے کے پروگرام کے مطابق جو پہلا سیشن شروع ہونا ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جمعے کی بھی ایک اہمیت ہے۔ اس لئے اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آج جلسے کی وجہ سے اس حق کی ادائیگی کے لئے یا اس حق کی ادائیگی کے دوران جو دعائیں کریں اس میں جلسے کے بابرکت ہونے کی دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جمعہ کی اہمیت کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ 1047)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مومن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ بہت چھوٹی سی گھڑی ہے۔
(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ 935)

پس یہ اہمیت ہے جمعہ کی اور اگر ہم آج کے دن آج کی عبادت اور خطبہ سننے کے دوران کیونکہ خطبہ بھی جمعہ کی عبادت کا ایک حصہ ہے، اس میں درود پڑھیں۔ سب دعاؤں سے زیادہ اہم جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ درود پڑھیں۔ غور کر کے درود پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس فہم اور ادراک اور سوچ کے ساتھ کہہ رہے ہوں کہ اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کر کے، آپ کے خوبصورت پیغام اور تعلیم کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر، آپ کی لائی ہوئی شریعت کو حقیقی رنگ میں قائم فرما کر اس کی عظمت اور برتری دنیا پر ثابت کر دے اور ہمیں اس کے پھیلانے میں مددگار بننے کی توفیق عطا فرما کر آپ کی امت کے لئے مقدر انعاموں میں سے حصہ دار بنا دے۔ اور جب ہم اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس سوچ کے ساتھ کہ اے اللہ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو قائم فرما کر اور دشمن کو خائب و خاسر کر کے ہمیں بھی اسے دیکھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرما کہ جب ہم یہ نظارے کامیابی کے دیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قائم کیا جانے والا ہر مکر اور کوشش دشمن پر پڑے۔ اور آج جب ہم جمع ہو کر یہ دعا مجموعی طور پر کر رہے ہوں گے تو یہ ایسی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں یقینا پیار اور قبولیت کی نظر پاتی ہے اور دیکھی جاتی ہے اور ہم اس کی قبولیت سے فیض بھی پاتے ہیں اور پھر اس کے جاری فیض سے ہم حصہ دار بھی بنتے چلے جاتے ہیں۔ آپؐ کو جب آپؐ کے ماننے والوں کی یہ دعائیں پیش کی جاتی ہیں، آپؐ پر درود پیش کیا جاتا ہے تو پھر آپؐ کی دعاؤں کے فیض بھی ہمیں ملتے ہیں اور یوں برکات کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ ’’اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے‘‘۔
(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

دل پر محبت تو اس وقت غالب آسکتی ہے جب ہم آپؐ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آپؐ کی محبت کی وجہ سے آپؐ پر درود اور آپؐ کی اتباع پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس جمعہ کے دوران بھی، جمعہ کے بعد بھی خاص طور پر اور باقی دو دنوں میں بھی ایک توجہ کے ساتھ درود اور ذکر الٰہی میں ہر ایک کو وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمارے مخالفین کے تمام منصوبوں کو ان پر الٹائے۔

پھر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حقوق العباد کے بھی عظیم الشان نمونے نظر آتے ہیں۔ اس کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اسے اپنے اوپر لاگو کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ آپس میں محبت پیار اور رحم کے جذبات رکھتے ہوئے زندگی گزارنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اُسوہ نظر آتا ہے اور جس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے بھی کھینچا ہے کہ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ (التوبۃ:128) کہ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ پس آپ کو مومنین کے لئے جو محبت تھی اس کی وجہ سے آپ کو برداشت نہیں تھا کہ ان کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے۔ مومنوں کو پہنچنے والی ذرا سی تکلیف بھی آپ کو بے چین کر دیتی تھی۔ پس یہ اُسوہ ہے جو ہمارے سامنے رکھا گیا کہ ایک دوسرے کی تکلیف تمہیں بے چین کرنے والی ہونی چاہئے اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب حقیقی رنگ میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور محبت کے جذبات ہوں۔

جلسے کے منعقد کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا کہ

’’جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 281 اشتہار نمبر 91)

اور تعلقات اخوت تبھی مضبوط ہوتے ہیں جب بے نفس ہو کر ایک دوسرے کی خاطر انسان قربانی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ شروع کے جلسوں میں، ابتدائی جلسوں میں جب ابھی تربیت کے وہ معیار حاصل نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں اور قربانی کا وہ جذبہ نہیں تھا بیشک عقیدے کے لحاظ سے مضبوطی پیدا ہو گئی تھی لیکن ماحول کے زیر اثر حقوق العباد اور محبت اور بھائی چارے کے وہ معیار عملی طور پر پیدا نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ تو آپ نے جب یہ شکایات سنیں کہ ایک دوسرے کا جلسے میں خیال نہیں رکھا گیا۔ ہر شخص نے یا بعض لوگوں نے اپنے آرام کو دوسرے کے آرام پر ترجیح دی ہے۔ آپ اس بات پر بڑے سخت ناراض ہوئے اور اس ناراضگی کی وجہ سے پھر ایک سال جلسہ بھی منعقد نہیں ہوا۔ آپ نے بڑی سختی سے فرمایا کہ

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔‘‘ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

پس یہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلی جذبات اپنی جماعت کے افراد میں بھائی چارہ اور محبت اور پیار دیکھنے کے لئے۔ آپ اس بات پر بے چین ہو جاتے ہیں کہ کیوں میرے ماننے والے ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس نہیں کرتے۔ پس جلسے پر آنے والوں کو جہاں جلسے کا مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔

آپ نے ایک جگہ اس کیفیت کا جو جلسے کا مقصد ہے اور جو جلسے میں شامل ہونے والوں میں پیدا ہو گی یا ہونی چاہئے اس طرح نقشہ کھینچا ہے اور بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔...... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرتِ عزتِ جلّشانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘۔ (آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

پس ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے یہاں ان دنوں میں جلسے کے مقاصد کو پورا کرنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ دنیاوی میلوں کی طرح میلہ نہیں سمجھنا۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) اور جیسا کہ اس اقتباس سے ظاہر ہے ہماری توجہ ان دنوں میں ربّانی باتوں کے سننے کی طرف رہنی چاہئے۔ آپس کی مجلسوں اور خوش گپیوں میں وقت نہیں گزارنا چاہئے۔ نہ ہی اپنے وقت کا زیادہ حصہ بازاروں میں گزار کر وقت ضائع کریں۔ کچھ عرصے کے لئے جانا ہے تو جائیں لیکن بعضوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ مستقل باہر پھرتے رہیں گے یا اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہیں گے۔

جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے کے پروگراموں کے علاوہ بعد میں بھی یعنی یہ جو جلسے کے مین سیشن ہوتے ہیں اس کے علاوہ بھی بعض پروگرام ہوتے ہیں۔ جلسے کے پروگراموں کے علاوہ جو وقت باقی بچے اپنا وہ وقت دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا جو دوسرے پروگرام ہیں ان کو دیکھیں۔ پھر بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجائے ادھر ادھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے جماعتی طور پر یہاں بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے انسان کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مخزن تصاویر ہے انہوں نے یہاں نمائش لگائی ہوئی ہے۔ جماعت کی ایک تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو اور آپ سے کئے گے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور کس طرح جماعت کا تعارف اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہیں ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

پھر اشاعت کی طرف سے ایک سٹال ہوتا ہے۔ ان کی بھی ایک مارکی ہے وہاں جا کر اس سال چھپنے والی جو کتب اور لٹریچر ہے اس کو دیکھیں۔ جو خرید سکتے ہیں خریدیں۔ پھر پہلا لٹریچر جن کے پاس نہیں ہے یہ بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ریویو آف ریلیجنز نے بھی اس سال ان کا جو یہاں سٹال ہے یا جو جگہ ہے اس کو وسعت دی ہے اور کفن عیسیٰ کے بارے میں اس دفعہ وہاں بڑی معلومات ہیں۔ اس کو بھی دیکھیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو سچائی اور صداقت مزید ظاہر ہوتی ہے اس سے اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

اسی طرح جلسے کے مین پروگرام کے علاوہ مختلف زبانوں میں جو باقی پروگرام ہوتے ہیں ان سے بھی جو استفادہ کر سکتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں انہیں استفادہ کرنا چاہئے۔ جلسے کے مین پروگرام کے بعد آپس میں تعارف وغیرہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو ملیں۔ جلسے کے بعد کئی نئے آنے والے احمدی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری زبان مختلف ہونے کے باوجود جب ہم مختلف قوموں کے احمدیوں کو ملتے ہیں تو اشاروں کی زبان سے ہی جو محبت اور پیار کے جذبات پیدا ہو رہے ہوتے ہیں اور بڑھتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہو اور روحانی طور پر سب بھائی ایک ہوں اور خشکی اور اجنبیت اور نفاق اٹھا دینے کے لئے کوشش ہو اور اس کے لئے دعا بھی ہو تو بے غرض تعلق کا اظہار اور ایک دوسرے کے لئے دعا ایک ایسا ماحول پیدا کر دیتے ہیں جس کی مثال صرف ہمارے انہی جلسوں میں نظر آتی ہے۔ پس ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس تعلق اور تعارف کو حاصل کرے اور بڑھائے اور محض للہ یہ تعلق ہو۔

اسی طرح یہ بھی ہر ایک کو کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ تمام روحانی فوائد جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمومی طور پر ذکر فرمایا ہے کہ ’’اور بھی بہت سے روحانی فوائد اور منافع ہوں گے‘‘ جن تک ہماری سوچ جا سکتی ہے یا نہیں یا جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھے کہ میرے ماننے والوں کو یہ روحانی فوائد ہوں، ان سب سے ہم حصہ لینے والے ہوں۔ یہ بھی دعا کرنی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

پس ان دنوں میں اس کے لئے، جیسا کہ میں نے کہا، دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ ہر ایک کو اپنی استعداد کے مطابق اس میں حصہ لینا چاہئے۔ جلسے کے پروگراموں کو سننے اور اس غرض سے سننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس پر ہم نے عمل بھی کرنا ہے۔ اس بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے‘‘۔ (جب باتیں کی جائیں، تقریریں کی جائیں۔) ’’اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا‘‘۔ اگر وہ غور سے نہیں سنو گے تو جیسا مرضی بیان ہو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ فرمایا کہ: ’’ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان پروگراموں کو بھی توجہ سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ان باتوں سے ہم نے صرف علمی حظّ نہیں اٹھانا بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ اسے اپنے ایمان اور ایقان میں اضافہ اور فائدہ کا ذریعہ بھی بنانا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ صرف مقرر کی لفاظی اور خطابت کو ہی دیکھا جائے‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں ادبار اور زوال اور ذلت صرف اس لئے ہوئی ہے کہ مغز کو نہیں دیکھا جاتا۔ جو اصل چیز ہے اس کو نہیں دیکھا جاتا۔ صرف ظاہری خوبصورتی اور کھوکھلے پن کو دیکھا جاتا ہے۔ نفس مضمون کو نہیں دیکھا جاتا۔ جو باتیں ہوتی ہیں ان پر غور نہیں کیا جاتا، ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش نہیں کی جاتی۔

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

’’نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دُعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 206)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ فلاں مقرر بہت اچھا بولا، فلاں اس طرح مجمع پر چھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بے فائدہ ہیں اور بے مقصد ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 398 تا 401 مطبوعہ ربوہ)

آپ نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت کی کہ تم ان مجلسوں میں آنے والوں اور بولنے والوں کی طرح نہ بنو بلکہ اخلاص پیدا کرو۔ ایسے نہ بنو جو فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مسلمانوں کی عمومی طور پر ترقی کے بجائے تنزّلی کی یہی وجہ ہے کہ مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔ بڑی بڑی مجلسیں ہوتی ہیں لیکن وہاں اخلاص نہیں ہوتے۔ ظاہری باتیں ہوتی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اخلاص کے ساتھ ان سارے پروگراموں کو سنیں ورنہ آپ لوگوں کا اتنا خرچ کر کے یہاں آنا اور پھر جماعت کا بھی اس بڑے وسیع انتظام کے لئے اتنا زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔

پس آنے والے مہمان تمام شاملین جلسہ اپنے جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو سامنے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز انتظامی لحاظ سے بھی چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ انتظامیہ جہاں آپ کی خدمت کے لئے ہے وہاں آپ کے فائدے کے لئے ہے اور اگر تعاون ہوگا تو صحیح انتظام چلیں گے۔ چاہے وہ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی، بچوں والی ماؤں کے لئے بھی جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی ہدایات ہیں یا کھانا کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے اوقات میں جانے اور ایک نظام کے تحت کھانا کھانے کی ہدایات ہیں، ان پر عمل کریں۔ لیکن کھانا کھلانے کی انتظامیہ جو ہے ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں کو اپنی بیماری کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے، بعض دفعہ دیر سے آنے کی وجہ سے اور بعض بچوں والی عورتوں کو کسی وجہ سے کھانے کے اوقات کے علاوہ بھی کھانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا مارکی میں جانا پڑتا ہے اس لئے وہاں کچھ نہ کچھ انتظام ہر وقت بھی رہنا چاہئے کیونکہ بازار تو پھر بند ہوتے ہیں۔ لیکن عام طور پر آپ کو، مہمانوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے اور ہر ایک شخص جو ہے وہ جلسے کے اوقات میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس نے جلسے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ تھوڑی سی اجازت ہے تو انتظامیہ کو بلا وجہ تنگ بھی کرنا شروع کر دیں۔ عمومی کوشش کریں کہ بچوں والی مائیں اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ کھانا ساتھ لے کر آئیں اور علیحدہ ہو کر پھر ان کو کھلا دیں۔ ان کی مارکیاں بھی علیحدہ ہیں۔

اسی طرح ٹریفک کی انتظامیہ سے بھی بھرپور تعاون کریں۔ ٹریفک کی وجہ سے بہت دفعہ پروگرام لیٹ ہو جاتے ہیں۔ جہاں پارکنگ کے لئے کہا جائے وہاں اپنی گاڑیاں کھڑی کریں۔ سکیننگ (scanning) کی صورت زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر وقت پر کوئی دقّت بھی ہو تو برداشت کریں اور وہاں بھی گیٹوں میں داخل ہونے سے پہلے انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔ یہ سیکیورٹی کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کی آسانی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس طرح تعاون کی وجہ سے پھر جلدی سے جلدی گزر سکیں گے۔ اسی طرح سیکیورٹی کے عمومی انتظام سے بھی بھرپور تعاون کریں اور خود بھی ہوشیاری سے ہر ایک کو، ہر احمدی کو اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔ یہ بھی ہمارا سیکیورٹی کا بہت بڑا انتظام ہے۔ دنیا کے حالات بھی ایسے ہیں اور جماعت کی ترقی سے حاسدین کی شرارتوں میں بھی تیزی آئی ہے اور اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ پس اس لئے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر تو حاسدوں کے حسد اور شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ان دنوں میں بہت دعائیں کریں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے۔ جلسے کے پروگرام بھی ہر ایک کو دیئے جاتے ہیں اس پر باقی ہدایات لکھی ہوئی ہیں ان کو غور سے پڑھیں اور عمل کریں۔

نمازوں کے بعد میں کچھ غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے تعلق میں ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ جو بھائی اس عرصے میں سرائے فانی سے انتقال کر جاتے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی (ماخوذ از آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352) تو میں اس وقت دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا جن میں سے ایک ہمارے ایک شہید نوجوان کا جنازہ ہے اور ایک دیرینہ اور بہت پرانے خادم سلسلہ کا جنازہ ہے۔ ان کے ساتھ عمومی طور پر اس سال رخصت ہونے والوں کو بھی شامل رکھیں۔ عام طور پر تو دعاؤں میں رخصت ہونے والوں کو شامل کیا جاتا ہے لیکن کیونکہ آج جنازے ہو رہے ہیں اس لئے یہ بھی شامل رکھیں۔

پہلا جنازہ جیسا کہ میں نے کہا شہید کا ہے۔ مکرم اکرام اللہ صاحب شہید ابن مکرم کریم اللہ صاحب، یہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کے تھے۔ ان کو مخالفین نے مؤرخہ 19 ر اگست 2015ء کو بعد نماز مغرب ان کے میڈیکل سٹور پر آ کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وقوعہ کے روز 19 ر اگست 2015ء کو شہید مرحوم اپنے میڈیکل سٹور پر تھے کہ دو موٹر سائیکلوں پر چار مسلح افراد نے سٹور پر آ کر فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔ حملہ آور جاتے ہوئے ہوائی فائرنگ بھی کرتے رہے اور اللہ اکبر کے نعرے بھی لگاتے رہے اور کہتے رہے کہ ہم نے کافر کو مار دیا۔ شہید مرحوم کو جسم کے مختلف حصوں پر گیارہ گولیاں لگیں۔ ایک گولی آنکھ پر لگی اور آر پار ہو گئی جس سے موقع پر ہی شہادت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب نتکانی کی ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہلے تحریری بیعت بھجوائی اور بعد ازاں 1905ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد مکرم سردار فیض اللہ صاحب نے بھی بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ مکرم سردار فیض اللہ صاحب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان رہ چکے ہیں۔ دس سال قبل یہ تونسہ کے قریب ایک جگہ ہے وہاں سے تونسہ شفٹ ہوئے تھے۔ اکرام اللہ صاحب 1978ء میں رکھ مور جھنگی ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ شہید مرحوم نے گرایجویشن کی، ڈسپنسر کا کورس کیا اور تعلیم کے بعد اپنی ڈسپنسری کھول لی۔ اور پھر نو سال قبل تونسہ شریف میں اپنا میڈیکل سٹور بنایا۔ اور کچھ عرصہ انہوں نے ملازمت بھی کی تھی۔ 2009ء میں ان کی شادی ہوئی۔ انتہائی ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ سیلاب کی وجہ سے پورا علاقہ متاثر ہوا جس کی بناء پر ان کو نمایاں خدمت کا موقع ملا۔ شہید مرحوم اکثر غریبوں کو مفت ادویات دیا کرتے تھے۔ خدمت کے جذبے سے سرشار تھے۔ پیچھے رہ کر خدمت کا جذبہ نمایاں تھا۔ والدین کی بھرپور خدمت کرنے والے تھے۔ شہید مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اس وقت بحیثیت سیکرٹری امور عامہ تونسہ شریف خدمت کی توفیق پا رہے تھے اور اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ میں بھی مختلف جگہوں پر ان کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔

11 رجولائی 2015ء کو وہاں کچھ لوگوں نے تونسہ شریف کی جماعت کی مسجد پر حملہ کیا تھا اور فائرنگ کر کے وہ لوگ فرار ہو گئے تھے۔ تو یہ اس کیس کی بھی پیروی کر رہے تھے۔ ان کو مستقل دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ جماعت کے خلاف بھی، ان کے خلاف بھی مخالفانہ اشتہارات آویزاں کئے جا رہے تھے۔ لیکن بہرحال اس کے باوجود یہ بڑی جرأت، بہادری سے سب کا سامنا کر رہے تھے۔ سماجی لحاظ سے بھی نمایاں اثر و رسوخ کے مالک تھے اور علاقے میں صاحب اثر تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ کچھ عرصہ قبل انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بلا توقّف آ جائیں۔ شہید مرحوم نے پسماندگان میں بھائی بہنوں کے علاوہ والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ، اہلیہ (فوزیہ یاسمین صاحبہ) اور دو بچیاں ایک بیٹی رافعہ مریم عمر چار سال اور بیٹا عزیزم کاشف عمر دو سال چھوڑے ہیں۔ دونوں بچے وقف نو تنظیم میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید بھائی کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم و محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کا ہے جو آجکل وکیل التصنیف تحریک جدید تھے۔ 14 ر اگست 2015ء کو ان کی وفات ہوئی۔ تعلیمی ریکارڈ کے مطابق ان کی پیدائش 1917ء کی ہے۔ چھوٹی عمر میں ان کو احمدیت سے تعارف ہوا۔ زمانہ طالبعلمی میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مربی بخارا کے اسلام کے دفاع میں ایک پنڈت سے کئے گئے مناظرہ سے آپ پر احمدیت کا اچھا اثر پڑا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم کے دوران محترم قاضی محمد اسلم صاحب جو وہاں پروفیسر تھے، صدر شعبہ فلاسفی بھی تھے ان کی شخصیت اور اوصاف حمیدہ اور دعوت الی اللہ کی وجہ سے 1941ء میں آپ کو نوجوانی میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پھر آخری دم تک سلسلے کی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ اپنے گاؤں میں بھی اکیلے احمدی تھے۔ بڑی جوانمردی سے آپ نے ان تمام حالات کا مقابلہ کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلاسفی کیا۔ پھر آپ نے 9 ر اپریل 1944ء کو وقف زندگی کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کی۔ اور حضرت مصلح موعود نے درخواست کو از راہ شفقت منظور فرمایا۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج قادیان میں فلاسفی کے لیکچرر کے طور پر آپ کی تقرری ہوئی۔ تقسیم ہند کے بعد آپ پہلے لاہور میں اور پھر ربوہ میں اسی کالج سے وابستہ رہے۔ اس طرح آپ تعلیم الاسلام کالج کے بانی اساتذہ میں شامل ہوتے ہیں۔ کالج میں آپ فلسفہ، نفسیات، ادب اور انگریزی زبان پڑھاتے رہے۔ جون 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورہ افریقہ اور

کلام الامام

"اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دُعاؤں میں لگے رہو۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 207)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

یورپ کے دوران بھی آپ کے ساتھ تھے۔ان کو معیت کا شرف حاصل ہوا۔1984ء میں آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ میں بطور انگریزی کے پروفیسر کے ہوا جہاں آپ نے شعبہ انگریزی کے سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔اسی طرح اس دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کی سعادت بھی آپ کو ملی۔

جب وکالت وقف نو کا قیام ہوا تو چوہدری محمد علی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پہلا وکیل وقف نو مقرر فرمایا۔پھر 1998ء میں تراجم کے کام کی وسعت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے آپ کو وکیل التصنیف مقرر فرمایا گیا۔اور آخر دم تک آپ اس خدمت پر مامور رہے۔آپ نے سلسلے کی بہت سی کتب کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔اس طرح آپ کو تقریباً 71 سال سلسلہ کی خدمات کی توفیق ملی۔ایک طویل عرصہ تک پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ اکیڈیمک کونسل اور بورڈ آف سٹڈیز کے ممبر رہے۔یہ بہت ہی بڑا اعزاز ہے۔آپ اردو ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔اردو اور پنجابی زبان کے بلند پایہ قادر الکلام شاعر تھے۔بڑے محنتی منتظم تھے۔ہمدرد استاد تھے۔مشفق نگران تھے۔خلافت کے سچے مطیع اور فرمانبردار تھے۔نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ تھے۔ریا کاری سے پاک، نرم خو، نرم زبان، انسانیت کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔13 اگست کو بھی آپ دفتر تشریف لائے اور تمام وقت دفتری امور کی انجام دہی کے بعد گھر گئے جہاں ان کو ہارٹ اٹیک ہوا۔فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور 13 اور 14 اگست 2015ء کی درمیانی شب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔پسماندگان میں ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کہتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا۔قادیان میں چھٹی ساتویں کا طالبعلم تھا۔اس وقت فضل عمر ہوسٹل کی بنیاد رکھی جانی تھی اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وہاں تشریف لائے اور ہوسٹل کے صحن میں کھڑے کھڑے تقریر فرمائی۔کہتے ہیں مَیں چھوٹا تھا لیکن مجھے یاد ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی جالندھر سے تعلق رکھتے تھے۔یعنی وہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بیعت کی تھی اور پھر بعد میں خلافت سے علیحدہ ہو گئے تھے۔حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی جالندھر سے تعلق رکھتے تھے اور چوہدری محمد علی صاحب جن کو اب میں ہوسٹل کا وارڈن مقرر کر رہا ہوں یہ بھی جالندھر سے تعلق رکھتے ہیں۔نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی آرائیں قوم سے تعلق رکھتے تھے اور چوہدری محمد علی صاحب بھی آرائیں قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بعض نیک توقعات چوہدری محمد علی صاحب سے وابستہ کیں اور یہ حضرت مصلح موعود کی دعائیں اور نیک توقعات تھیں جن کی وجہ سے چوہدری محمد علی صاحب کو مولوی محمد علی صاحب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی اور پھر ترجمہ بھی بڑا اعلیٰ معیار کا آپ نے کیا۔بڑی گہرائی میں بغیر کسی لفظ یا فقرے اور مضمون کو چھوڑے اس حق کو ادا کرنے کی آپ نے کوشش کی جو ترجمے کا حق ہوتا ہے۔

مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ کہتے ہیں کہ 1939ء کے جلسے میں آپ چھپ کر شامل ہوئے اور 1940ء میں حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔(یہ 1941ء ہے ویسے۔) آگے لکھتے ہیں کہ روز اوّل سے ہی خلافت کے عاشق تھے۔حضرت مصلح موعود کے بارے میں فرمایا تھا کہ

اے جانِ حسنِ مطلق اے حسنِ آسمانی   اے مست رو محبت، اے تیز رو جوانی

کہتے ہیں کہ ان کی یہ مست رو محبت ہر خلافت کے ساتھ ایک تیز رو طغیانی کی شکل اختیار کر گئی۔اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔کہتے ہیں کہ ان سے جب بھی ملاقات ہوتی اور ان سے نشست خواہ کتنی ہی مختصر ہوتی ان کی صحبت میں بیٹھنے والا خلافت کی محبت سے سرشار ہو کر اٹھتا۔اور بلا استثناء اس بات کا ہر ایک نے اظہار کیا ہے۔

ریاض احمد ڈوگر صاحب مبلغ سلسلہ ہیں۔وہ کہتے ہیں خاکسار کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔آپ کہنے کو تو انگلش کے استاد تھے لیکن آپ نے ہمیں انگلش ہی نہیں وقف کی اہمیت، اخلاقیات، خلافت سے وفا، بزرگوں کا احترام، سلسلے کا وقار، سب کچھ سکھانے کی بھرپور کوشش کی۔کہتے ہیں جب میں جامعہ سے فارغ ہو کر میدان عمل میں جانے لگا تو جامعہ سے باہر نکلا تو دیکھا کہ آپ ایک درخت کے سائے تلے کھڑے ہیں۔آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور بٹھا کر کہنے لگے۔کیا کر رہے ہو، میدان عمل میں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں جی۔کہنے لگے کہ میری دو باتیں یاد رکھنا۔اور یہ ہر مبلغ کے لئے، ہر مربی کے لئے بڑی ضروری ہیں۔کہ تم فیلڈ میں جا رہے ہو چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ وہاں ریاض ڈوگر کو کوئی نہیں جانتا۔احباب جماعت تمہارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ سمجھ کر آئیں گے اور حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔کہ لوگوں سے اکتانا نہیں۔ایسا ہوگا کہ تم تھکے ہوگے تمہارا سر درد کر رہا ہوگا تمہارا سونے کو دل چاہ رہا ہوگا۔ایک آدمی کو نیند نہیں آ رہی ہوگی وہ تمہارے پاس آ جائے گا۔اس کے سامنے بھی اکتاہٹ کا اظہار نہیں کرنا یعنی تمہاری جیسی مرضی حالت ہو اگر کوئی شخص بھی آتا ہے وہ کسی وجہ اور پریشانی کی وجہ سے آتا ہے یا جس وجہ سے بھی آتا ہے کبھی تم نے اکتاہٹ کا اظہار نہیں کرنا۔پھر کہنے لگے کہ دوسری بات یاد رکھو۔تم جماعتوں میں جاؤ گے بعض لوگ تمہاری کمزوریوں کی نشاندہی کریں گے اور نشاندہی کریں تو بشاشت کے ساتھ قبول کر کے اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔بعض لوگ مقامی عہدیداروں پر تنقید کریں گے۔کہنے لگے یہ بہت بُری بات ہے۔نہیں ہونی چاہئے۔لیکن سنی جا سکتی ہے۔سن لینا برداشت کر لینا۔آگے کہنے لگے لیکن اگر کوئی خلافت یا خلیفۃ المسیح پر اعتراض کرے تو تمہاری برداشت کی تمام حدیں ختم ہو جانی چاہئیں۔پھر کوئی برداشت نہیں کرنی۔کہنے لگے میری یہ دو باتیں یاد رکھنا انشاء اللہ میدان عمل میں سارے کام آسان ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر نوری صاحب کہتے ہیں کہ چوہدری محمد علی صاحب کو جب یہ جان لیوا ہارٹ اٹیک ہوا اور آپ کو ہسپتال لے جایا گیا تو اس دوران آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور مسلسل خدا تعالیٰ کی حمد میں مصروف رہے۔طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں جب شروع ہوا ہے تو اس وقت آپ رجسٹر ہونے والے پہلے مریض تھے۔ان کو پرانی دل کی بیماری تھی۔کئی دفعہ ہسپتال داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دی جس کے بعد آپ پھر خدمت میں مصروف ہو جاتے۔ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس اہم کام کو سرانجام دینے کی توفیق دے اور ہمت دے جو خلیفۂ وقت نے میرے سپرد کیا ہے۔یہ کہتے ہوئے آپ کی آواز بھرّا جاتی اور آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے۔میری کمزوریاں بخش دے۔ساری خطائیں معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کا قرب مجھے عطا ہو۔

مظفر درانی صاحب مربی لکھتے ہیں کہ جب میں آنے لگا تو ملنے گیا۔انہوں نے پوچھا تو بھرائی ہوئی آواز میں انہوں نے مجھے سلام پہنچانے کے لئے کہا۔کہتے ہیں آپ کو خلافت سے سچی اور حقیقی محبت تھی۔جس خلیفہ کا بھی تذکرہ کرتے تو نہایت محبت سے ذکر کرتے اور ذاتی تعلقات کے واقعات بیان کرتے چلے جاتے۔جس خلیفہ کا بھی ذکر شروع ہو جاتا تو ایسے لگتا کہ آپ اسی کے عاشق ہیں۔لکھتے ہیں کہ خاکسار آپ کی ملاقاتوں اور صحبت کے نتیجے میں عرض کرتا ہے کہ آپ خلافت کے سچے فدائی تھے اور تمام خلفاء کے عاشق تھے اور یہی ایک حقیقی مومن اور حقیقی احمدی کی نشانی ہے۔

پروفیسر ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ چوہدری محمد علی صاحب خلافت احمدیہ کی ایک زندہ تاریخ تھے جن کی زندگی کا واحد مقصد خلافت کی جاں نثاری تھا اور جن کا فخریہ شعر تھا

کریں نہ کریں وہ تمہیں قتل مضطر   جھکا دینا تم اپنا سر احتیاطاً

مبارک صدیقی صاحب کہتے ہیں ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔دو تین دفعہ یہ موقع ملا تھا اور ان کو کہا کہ انتخاب سخن پروگرام میں آپ کی فلاں فلاں نظموں کی لوگ بڑی فرمائش کرتے ہیں۔اس بات پر آپ کہنے لگے میرے کلام کا کوئی ہنر نہیں ہے۔یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔مَیں تو صرف احمدیوں کے دلوں کی ترجمانی کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو اچھا لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان جیسے مخلص اور فدائی، خلافت کے شیدائی اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ عطا کرتا چلا جائے۔

✡...✡...✡

ولادت و درخواست دعا

● خاکسار کے نواسے مکرم سعید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 جون 2015 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام ''ہبۃ الجمیل'' رکھا ہے۔عزیزہ مکرم محمد حسام الدین صاحب مرحوم ظہیرہ آباد کی پوتی اور مکرم محمد وسیم احمد صاحب ڈرائیور کی نواسی ہے۔نومولودہ کے نیک صالح، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین بننے نیز جملہ فیملی کی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات اور مرحومین خاندان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(یہ اعلان قبل ازیں شمارہ نمبر 34، صفحہ 10 میں شائع ہوا تھا، بعض غلطی کی وجہ سے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے)

(محمد حنیف، فوٹو گرافر فلک نما حیدر آباد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبد القدوس نیاز

098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی جون 2015

مسجد بیت القادر کی افتتاحی تقریب، ریڈیو NDR کا حضور انور سے انٹرویو، جرمنی سے لندن واپسی

☆مسلمانوں نے صرف مسجد کا دفاع نہیں کرنا بلکہ ہر عبادت گاہ کا دفاع کرنا ہے۔ چرچ کے تقدس کو بھی قائم رکھنا ہے، سینا گاگ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے temples اور عبادت گاہوں کو بھی قائم رکھنا ہے☆ ہم نہ صرف تمام مذاہب کے ماننے والوں کی عزت و احترام کرتے ہیں، ان کے بانیان کی عزت و احترام کرتے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ہماری عبادت مکمل ہی نہیں ہوسکتی۔ اور پھر یہ بھی کہ نہ صرف احترام ہے بلکہ اگر ہمیں کسی بھی دوسرے مذہب کے لوگ اپنی عبادت کے گھروں کی حفاظت کے لئے بلائیں تو اس کے لئے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ ہر وقت جانے کے لئے تیار ہے۔☆اصل انٹگریشن یہ ہے کہ اب اس ملک سے کامل وفاداری ان کے ایمان کا حصّہ ہو۔ اگر مکمل ایمانداری نہیں دکھاتے، ملک کی ترقی میں حصّہ نہیں لیتے، یہاں کے معاشرے کی بہتری کے لئے اپنی سوچوں کو، اپنی عقلوں کو اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح طرح انٹگریٹ نہیں ہو رہے اور نہ اپنے ایمان کا صحیح حق ادا کر رہے ہیں۔

(مسجد بیت القادر، Vechta کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

☆خلیفۃ المسیح جیسے عظیم وجود نے معذرت کرکے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ یہ صرف احمدیوں کا ہی خلیفہ نہیں بلکہ ہمارا بھی خلیفہ ہے۔ ہم سب کا خلیفہ ہے۔

☆آپ کے خلیفہ کو دیکھ کر لگا کہ جیسے وہ ہمارے اپنے ہیں۔ وہ بہت دل موہ لینے والی شخصیت ہیں۔ ان کے اندر انسانیت کی تڑپ نظر آئی۔ وہ اجنبیوں کی طرح نہیں بول رہے تھے بلکہ لگ رہا تھا جیسے وہ ہم میں سے ہی ہیں۔

☆پ کے خلیفہ نے جس طرح ہمارا شکریہ ادا کیا اور جس طرح معذرت کا اظہار کیا وہ بہت ہی پیارا انداز تھا۔ ہم سارا انتظار بھول گئے۔ اگر پوپ اس طرح کی تقریب میں تاخیر سے آتے تو وہ کبھی معذرت نہ کرتے۔ شاید انہیں معذرت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی لیکن دوسری طرف حضور جو ایک مقدس وجود ہیں نے معذرت کی جو یقیناً آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ جونہی حضور نے معذرت کے الفاظ کہے ہم سب کے چہرے تمتما اُٹھے۔

☆جب آپ لوگوں کے خلیفہ تشریف لائے تو میرا سارا جسم کانپ اُٹھا۔ حضور سے ایک عجیب نُور پھوٹ رہا تھا۔ حضور کی طرف سے خاص روشنی دکھائی دی۔

☆آپ کے خلیفہ کی تقریر حیرت انگیز تھی۔ امن کا پیغام اور خاص طور پر حضور انور کا یہ فرمانا کہ ملک سے وفاداری اور ملکی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور کسی رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بہت ہی اعلیٰ باتیں تھیں جو نہ صرف میرے لئے خوشی کا موجب ہیں بلکہ ان باتوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے ملک کیلئے ایسے اعلیٰ خیالات رکھتا ہے۔

☆میں تو اس تقریب میں ایسا محو ہوگیا کہ مجھے وقت کا بالکل بھی پتہ نہیں چلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ میں کوئی انتہائی دلچسپ فلم دیکھ رہا ہوں۔ حضور انور کے خطاب نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنکر مہمانوں کے تاثرات)

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9 جون 2015ء بروز منگل (بقیہ حصہ)

خطاب حضور انور برموقع افتتاحی تقریب مسجد بیت القادر

ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر دس منٹ پر اس تقریب سے خطاب فرمایا:

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلے تو میں آئے ہوئے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ہمارے اس فنکشن میں آئے جو خالصتاً مذہب سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت کا مذہبی فنکشن ہے اور اس کی عبادت گاہ کا افتتاح ہے۔ اور یہ بات یقیناً آپ کے کھلے دل و دماغ کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کا اظہار کرتی ہے۔ باوجود یہ کہ آپ احمدی نہیں ہیں پھر بھی آپ اس فنکشن میں آئے اور نہ صرف اس فنکشن میں آئے بلکہ آپ کے اس اظہار سے اور بھی زیادہ میرے شکر گزاری کے جذبات اُبھرتے ہیں کہ آپ کو انتظامیہ نے ساڑھے پانچ بجے کا وقت دیا تھا لیکن میرے سفر کی وجہ سے آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ ہم نے ایک لمبا سفر کیا اور پھر راستہ میں ایک دوسرے شہر میں جو کہ یہاں سے اڑھائی سو کلومیٹر دور ہے، ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ وہاں تقریب ہوئی اور پھر وہاں سے چلے۔ تو ظاہر ہے جب سفر لمبا ہو اور راستے میں بعض ٹریفک کی روکیں بھی حائل ہوجائیں اور فنکشن بھی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں پہلے تو آپ سب سے معذرت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کیا اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور میری یہ شکر گزاری اس لئے بھی ہے کہ میں اُس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ماننے والا ہوں جنہوں نے فرمایا کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ کبھی خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتا۔ گویا کہ یہ شکر گزاری بھی میری عبادت کا حصہ ہے۔ مجھے مسجد جاکر نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اگر میں آپ لوگوں کے نیک جذبات اور احساسات کا خیال نہ کروں اور آپ کا شکر گزار نہ بنوں۔ تو سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ یہاں بیٹھے رہے، معذرت خواہ بھی ہوں کہ آپ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نزدیک مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر عبادت کی جگہ خدا تعالیٰ کا گھر ہوتی ہے۔ اسی لئے جب کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کے بعد مدینہ جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حملہ کیا اور اس وقت مسلمانوں کے پاس کوئی جنگی ساز و سامان نہ تھا۔ اس وقت مسلمانوں کو حکم ہوا کہ بہت صبر کرلیا، تیرہ سال تک صبر کیا ہے، اب دشمنوں کے ہاتھ روکنے ہوں گے اور سختی سے جواب دینا ہوگا۔ لیکن سختی کیا صرف مسلمانوں کو بچانے کے لئے؟ نہیں۔ فرمایا: سختی اس لئے کرو کہ اگر آج ان پر سختی نہ کی گئی تو یہ مذہب کے مخالف لوگ جو خدا کے گھروں کو آباد نہیں دیکھنا چاہتے، جو یہ نہیں چاہتے کہ لوگ کسی مذہب کے ساتھ تعلق رکھیں اور اپنی عبادت گاہوں کو آباد کریں، یہ ان کو ختم کردیں گے۔ اس لئے قرآن کریم میں بڑا واضح

لکھا ہوا ہے کہ اگر ان کے ہاتھ نہ روکو گے تو نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی سینا گاگ باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادت خانہ باقی رہے گا، نہ مسجد باقی رہے گی۔ گویا کہ مسلمانوں نے صرف مسجد کا دفاع نہیں کرنا بلکہ ہر عبادت گاہ کا دفاع کرنا ہے۔ چرچ کے تقدس کو بھی قائم رکھنا ہے، سینا گاگ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے templesاور عبادت گاہوں کو بھی قائم رکھنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو یہ وہ تعلیم ہے جو مسجد بنانے کے ساتھ ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مساجد بناتے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نہ صرف تمام مذاہب کے ماننے والوں کی عزت واحترام کرتے ہیں، ان کے بانیان کی عزت واحترام کرتے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ہماری عبادت مکمل ہی نہیں ہوسکتی۔ اور پھر یہ بھی کہ نہ صرف احترام ہے بلکہ اگر ہمیں کسی بھی دوسرے مذہب کے لوگ اپنی عبادت کے گھروں کی حفاظت کے لئے بلائیں تو اس کے لئے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ ہروقت جانے کے لئے تیار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ عبادت کرو۔ اور قرآن کریم میں بے شمار جگہ یہ حکم دیا کہ تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ کو مانتے ہوئے جہاں تم اس کی عبادت کرو وہاں بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ تکبر اور نخوت کو دور کرو۔ عاجزی اختیار کرو اور عاجزی سے اپنے انسانوں کی، اپنے بھائیوں کی، اپنے ہم قوموں کی بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کی خدمت کرو۔ پس یہ وہ چیز ہے جو ہمیں یعنی مساجد میں آنے والوں کو اپنانے کا حکم ہے۔ تو اگر یہ ہوگا تو تبھی خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگی۔ اور تبھی عبادت کے حق بھی ادا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے سامنے اکثریت ان کی بیٹھی ہے جو احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ جو شکلیں میرے سامنے ہیں ان میں شاید احمدی 10/1 حصہ ہوں۔ باہر ضرور ہوں گے جو میری باتیں سن رہے ہوں گے لیکن میرے سامنے اکثریت مقامی لوگوں کی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیوں کے یہاں اچھے تعلقات ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد جس کا مقصد ہی ان تعلقات کو وسیع کرنا ہے اور انسانیت کی قدروں کو قائم کرنا ہے امید ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہاں کے احمدی مزید کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں نے فرمایا کہ میں دو مقصد لے کر آیا ہوں۔ اگر میرے ماننے والے ان دو مقاصد کو پورا نہیں کرتے تو تم میری جماعت میں شامل نہیں ہو۔ تمہیں احمدی مسلمان کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم پھر اسی طرح شدت پسند ہو جس طرح دوسرے گروہ ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور وہ دو مقصد یہ ہیں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک تو میں یہ مقصد لیکر آیا ہوں کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے کے قریب کروں اور اس کی صحیح عبادت کرنے والا بناؤں اور دوسرا مقصد یہ کہ انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ پس یہ دو بڑے مقاصد ہیں جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے اور یہ وہ مقاصد ہیں جن کی انجام دہی کے لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر شہر میں ہر کونہ میں کوشش کر رہی ہے اور اسی لئے ہماری مساجد بھی قائم کی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ افریقہ اور دوسرے غریب ملکوں میں ہم خدمت انسانیت کی کوشش کر رہے ہیں۔ صرف مذہبی جماعت ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ صرف اپنی عبادتوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول بھی چل رہے ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے سکولوں میں غریب بچوں کو تعلیم دی جارہی ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں ہمارے بہت سے سکول ایسے ہیں جن میں احمدی تو کیا مسلمان بھی نہیں ہیں۔ عیسائی اور لامذہب لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے ہم انہیں تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں پرائمری سکول بھی ہیں، سیکنڈری سکول بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ ہمارے بہت سے ہسپتال اور ہیلتھ کیئر سنٹر بھی ہیں جو خدمت انسانیت کر رہے ہیں۔ اسی طرح بغیر کسی امتیاز کے افریقہ کے دور دراز ممالک میں ہم پانی مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں رہنے والے لوگوں کو باوجود اس کے کہ آپ کے ہوٹلوں میں جاؤ تو واش رومز میں لکھا ہوتا ہے کہ پانی کم استعمال کرو۔ پانی قیمتی چیز ہے لیکن اس کے باوجود پانی ضائع کیا جاتا ہے۔ آپ کے گھروں میں آپ لوگوں کو احساس نہیں ہوتا۔ آپ ٹیپ کھولتے ہیں تو پانی حاضر ہو جاتا ہے لیکن افریقہ میں میں نے آٹھ سال گزارے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ وہاں کے لوگ پانی کے لئے کس طرح ترستے ہیں۔ وہ بچے جو آپ کے بچے ہیں جن کے لئے آپ سات آٹھ سال کی عمر میں اس فکر میں ہوتے ہیں کہ انہیں اچھی خوراک دیں، ان کی اچھی نشونما کریں، ان کو اچھی تعلیم دلوائیں۔ وہ بچے سروں پر بالٹیاں رکھ کر دو دو تین تین کلومیٹر جاتے ہیں اور وہاں کے گندے pond سے اپنے گھروں کے لئے بارش کا پانی لیکر آتے ہیں۔ تو ایسے حالات میں جماعت احمدیہ یہ بھی کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے گھروں کے پاس پینے والا پانی مہیا کیا جائے۔ اور پھر وہ پانی جو وہ بالٹیوں میں لیکر آتے ہیں وہ بھی ایسا ہے کہ جس کو دیکھ کر آپ شاید اس میں ہاتھ ڈالنا بھی پسند نہ کریں کہ اتنا گندا پانی ہوتا ہے۔ لیکن وہ مجبور ہیں اور وہی پانی پیتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے پانی مہیا کرنے کے لئے بہت سارے پروجیکٹس شروع کئے ہیں اور پمپ بھی لگا رہے ہیں اور بہت سارے پمپ جو UN نے لگائے اور خراب ہو گئے اور ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا ان کو Rehabilitate بھی کیا تا کہ لوگوں کے گھروں میں صاف پینے کا پانی مہیا ہو جائے۔ اور اب جب یہ پمپ لگتے ہیں اور وہاں سے صاف پانی نکلتا ہے تو وہاں کے لوگوں کی، عورتوں اور بچوں کی جو چہرے کی خوشی ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو صاف پانی مہیا کر دیا اور وہ چار چار کلومیٹر دور سفر کر کے ایک بالٹی پانی کی اُٹھانے سے بچ گئے۔ پس یہ کام ہیں جو جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کے لئے کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح جماعت احمدیہ ماڈل ویلیج پروجیکٹ بھی چلا رہی ہے جس میں وہاں کے لوگوں کو سٹریٹ لائٹس مہیا کی جاتی ہیں، کمیونٹی ہال بنایا جاتا ہے اور گرین ہاؤس بنا کر انکو تھوڑی سی مقامی طور پر ویجیٹیبل وغیرہ اُگانے کے لئے موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پانی کے پروجیکٹ بھی اس میں شامل ہیں۔ اور یہ کسی خاص جگہ پر نہیں ہو رہا بلکہ ہر جگہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص ہو اس کے لئے یہ پرجیکٹ چل رہے ہیں۔ پس خدمت انسانیت ایک بہت بڑا کام ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے چرچز بھی ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور بڑے وسیع پیمانے پر بھی کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جس طرح آپ نے یہاں دیکھا کہ یہ مسجد بنائی تو والنٹیئر ز نے بنائی اور بہت سا کام انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے کیا۔ ہمارے یورپ سے اور دوسرے ملکوں سے پڑھے لکھے انجینئر ز، ڈاکٹر ز اور دوسرے لوگ volunteer کے طور پر اپنے خرچ پر جاتے ہیں اور جو یہاں کاروں میں بیٹھ کر سفر کرنے والے ہیں، شہروں میں رہنے والے اور یورپ میں رہنے والے ہیں جن کو آٹو بان کے بغیر ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کا شاید تصور بھی نہ ہو یا جہاں پکی سڑک کے بغیر جا نہ سکتے ہوں وہ وہاں جا کر کچے راستوں پر بعض اوقات موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر اور بعض اوقات سائیکلوں پر بیٹھ کر جاتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں۔ کوئی چار ہفتوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے کوئی آٹھ ہفتوں کے لئے۔ یہ خدمت انسانیت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ کام جماعت احمدیہ کا ہے اور یہی وہ کام ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ پیغام دیتی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہی باتیں آپ لوگوں کو پتہ لگی ہوں گی اور ان کے اظہار احمدیوں سے ہوئے ہوں گے تبھی آپ کے احمدیوں سے ایسے تعلقات ہیں کہ مجھے یہاں آج بے شمار مقامی لوگ نظر آرہے ہیں، جن کا مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے باوجود ہمارے ایک مذہبی فنکشن میں شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بھی جزاء دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک بات ہمارے امیر صاحب نے یہاں کی کہ یہ شہر اس لحاظ سے بھی مشہور ہے کہ یہاں بچوں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، یا ہوا کرتی تھی۔ اور آگے جو فقرہ ترجمہ کرنے والے نے ترجمہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ یہی کام جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں کہ اس سے اُن کی کیا مراد ہے لیکن اگر ان کی مُراد یہ تھی کہ بچے پیدا کرنے کا کام جماعت احمدیہ کرتی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو زیادہ سے زیادہ بچے عطا فرمائے تا کہ پھر صحیح رنگ میں ان کی تعلیم کر کے ان کی تربیت کر کے اس شہر کے لئے مزید نمونے قائم کرسکیں۔ پس آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنا بھی بڑی بات ہے، جس کی طرف جماعت احمدیہ بہت توجہ دیتی ہے اور توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے نیشنل امیر صاحب نے مسجد کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ایک بات یہ بھی کہی کہ یہ مسجد پتھر سے بنائی گئی ہے۔ ایک تو پتھر کی ظاہری خوبصورتی ہے لیکن پتھر کی بُری مثالیں بھی ہیں۔ ہمارے یہاں ایک مثال ہے کہ جو آدمی دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسروں کے احساسات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسرے کی بات سمجھنے کی کوشش نہ کرتا ہو وہ پتھر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”دعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 207)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

دل ہوتا ہے۔لیکن قرآن کریم نے ہمیں ایک اور مثال بھی دی ہے کہ کچھ لوگ تو پتھر دل ہوتے ہیں، کچھ نہیں ہوتے اور کچھ پتھر سے بھی زیادہ سخت دل ہوتے ہیں۔ بلکہ پتھروں میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جن سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔تو امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے وہ افراد جو اس مسجد میں عبادت کرنے آئیں گے تو پتھر سے بنی ہوئی مسجد دیکھ کر ان کے دل پتھر کی طرح سخت نہیں ہوجائیں گے بلکہ ان پتھروں کی طرح ہوں گے، جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں ۔ اور ہر احمدی کا جو یہاں عبادت کرنے کے لئے آئے گا دل ایسا ہوجائے گا جس میں سے دوسروں کے لئے محبت اور پیار کے چشمے پھوٹیں گے اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ اسی طرح دنیا میں محبت اور پیار کو پھیلائیں۔تبھی ہم اپنے اس نعرے پر عمل کرنے والے ہوں گے کہ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ پس یہ جماعت احمدیہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ احمدی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے اور آپ شہریوں سے بھی یہی کہوں گا کہ اگر آپ دیکھیں کہ یہ فرض ادا نہیں ہو رہا تو مجھے ضرور بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے نائب میئر صاحب نے یہاں مسجد کی خصوصیات کا ذکر کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔اسلام کے بارے میں جو توقعات انہوں نے بیان کیں یا جو ان کا خیال تھا کہ یہ اسلام کی حقیقی رُوح ہے، انشاء اللہ اس مسجد کے بننے کے بعد اس سے بڑھ کر احمدی مسلمانوں کے رویوں سے اور ان کے ہر عمل سے ان کا اظہار ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اِنٹگریشن کی بات ہورہی ہے تو میری نظر میں اِنٹگریشن صرف ظاہری میل جول نہیں بلکہ حقیقی اِنٹگریشن اُس وقت ہوتی ہے جب یہاں آکر آباد ہونے والے احمدی جو دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے ہیں اور یہاں آکر ان کو جرمنی کی شہریت مل گئی ہے اور یہاں آکر ان کو وہ تمام فوائد حاصل ہیں جو ایک جرمن شہری کو حاصل ہیں اور ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں، تو اصل اِنٹگریشن یہ ہے کہ اب اس ملک سے کامل وفاداری ان کے ایمان کا حصّہ ہو۔اگر مکمل ایمانداری نہیں دکھاتے ، ملک کی ترقی میں حصّہ نہیں لیتے، یہاں کے معاشرے کی بہتری کے لئے اپنی سوچوں کو، اپنی عقلوں کو اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح طرح اِنٹگریٹ نہیں ہو رہے اور نہ اپنے ایمان کا صحیح حق ادا کررہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہمیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصّہ ہے۔ پس میرا خیال ہے کہ ان سب کا اظہار احمدیوں کی طرف سے ہوتا ہے تبھی یہ نظارے نظر آرہے ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ پہلے سے بڑھ کر نظر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی کہ ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس کرنا چاہئے۔اب یہی بات راستے میں جہاں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ کر آیا ہوں ،وہاں بھی میں نے کہی تھی کہ اگر ہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں گے، ان کا احساس کریں گے، ان کے احساسات کو محسوس کریں گے تبھی ہم حقیقی رنگ میں آپس میں محبت اور پیار سے رہ سکتے ہیں اور تبھی ہم ایک حسین معاشرے کو، ایک خوبصورت معاشرے کو جنم دے سکتے ہیں۔ اور مذہب آتا ہی اس لئے ہے کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ مذہب کا معاملہ تمہارے دل کے ساتھ ہے۔جس کی جو مرضی ہے وہ مذہب قبول کرے لیکن انسانی قدروں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا بہر حال خیال رکھو۔اگر یہ نہیں کر رہے تو تم اچھے انسان نہیں ہو اور اگر اچھے انسان نہیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا نہیں کرسکتے۔ اسی طرح میں ان کے تحفے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے مجھے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ایم پی صاحب نے بھی کچھ باتیں کیں۔ ایک بات انہوں نے اختلافات کے بارہ میں کی اور یہاں کے اختلافات کی تاریخ بتائی۔ پھر یہ بھی بتادیا کہ ایک ایسے چرچ میں دو مختلف فرقے اپنی اکٹھی عبادت بھی کرتے ہیں۔تو یہ بہت بڑی خوبی ہے اور یہی اصل چیز ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کرچکا ہوں کہ اگر ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں گے تو اُس واحد خدا کی عبادت کے لئے جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے بنائی گئی عبادت گاہیں بھی ایک دوسرے کو استعمال کے لئے دے سکتے ہیں اور اکٹھے ان میں عبادت بھی کرسکتے ہیں۔تو ہر مذہب امن اور پیار کی تعلیم لیکر آیا لیکن ان مذہبوں کو بگاڑ دیا گیا۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی بات ہمیں بتائی کہ مذہب بگڑ چکے ہیں اب انہیں دوبارہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کے لئے مَیں آیا ہوں اور پھر اپنے ماننے والوں کو کہا کہ ہر وہ شخص جو مجھے مانتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ اس محبت اور پیار کی تعلیم کو اور انسانی قدروں کو قائم کرے تبھی تم خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرسکو گے اور مسجدوں کے بھی حق ادا کرسکو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے ۔ دنیا میں بہت بڑا فساد پیدا ہوچکا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف مڈل ایسٹ میں فساد ہے یا بعض عرب ملکوں میں فساد ہے۔ یا ایسٹرن یورپ کے ملکوں میں فساد ہے۔ یہ فساد تھوڑے تھوڑے فساد ہی ہوتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں ۔ اور یہی نظارے ہمیں پرانی جنگوں کی تاریخ سے نظر آتے ہیں۔ پس اس بارے میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فساد جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کو ہم روکیں اور امن اور پیار اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو بھی پھیلائیں اور اپنے عملوں سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ جہاں ہم ایک دوسرے کو محفوظ کرنے والے ہوں گے وہاں آئندہ نسلوں کو بھی محفوظ کرنے والے ہوں گے۔ آئندہ نسلیں اگر ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے جنگ کا شکار ہوئیں تو اس کے بہت بُرے نتائج نسل در نسل نظر آئیں گے اور وہ نسلیں پھر ہمیں الزام دیں گی۔ اس لئے ہمیں آج محبت اور پیار پھیلانے کی ضرورت ہے جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کوشش کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کو میں ساتھ ساتھ توجہ دلاتا رہا ہوں ، دوبارہ خاص طور پر احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اب یہ مسجد بننے کے بعد لوگوں کی توجہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی طرف ہوگی اس لئے پہلے سے بڑھ کر آپس میں بھی محبت اور پیار کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کریں اور اس مسجد کے بنانے کے بعد اپنے ماحول کا حق بھی ادا کریں۔ خدمتِ انسانیت بھی کریں اور پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کا پیغام اس شہر میں بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی پھیلاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

ریڈیو NDR کا حضور انور سے انٹرویو

☆اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ ڈنر کے فوراً بعد ریڈیو NDR کے ایک صحافی نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

صحافی نے سوال کیا کہ مذہبی رواداری اور برداشت کے متعلق جن اسلامی تعلیمات کے بارہ میں آپ نے بیان کیا ہے، سعودی عرب اور دنیا میں موجود دوسرے مسلمان ان تعلیمات پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : میرا کام تو صرف اسلام کی حقیقی اصل تعلیمات پیش کرنا ہے۔ میں کسی پر زبردستی تو نہیں کرسکتا یا کسی کو مجبور تو نہیں کرسکتا۔ اور جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے تو میں ہمیشہ انہیں کہتا ہوں کہ اسلام کی اصل اور خوبصورت تعلیمات پر عمل پیرا رہیں۔ میں جہاں بھی جاتا ہوں یا جہاں بھی مجھے کچھ کہنے کا موقع ملتا ہے تو میں ان سے یہی چیز کہتا ہوں۔ پس میں زبردستی تو نہیں کرسکتا لیکن ہر جگہ یہی پیغام دیتا ہوں کہ اسلام کا نام بدنام مت کرو۔ بلکہ ایک مرتبہ تو میں نے انہیں براہِ راست مخاطب کرکے بھی کہا ہے کہ اسلام کا نام بدنام مت کرو۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے۔ خدارا اپنے مذہب کی خاطر اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی بجائے اصل اسلامی تعلیمات پر عمل کرو۔

☆اس کے بعد اس نمائندہ صحافی نے پوچھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی میں جماعت احمدیہ کے مستقبل کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ : یہاں جرمنی میں جماعت بہت فعال ہے ۔ نوجوان طبقہ پڑھا لکھا ہے ۔ ہمارے جو بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں اُن میں کافی ذہین اور قابل طالب علم ہیں۔ اسی طرح نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد یونیورسٹیوں سے گریجویشن اور ماسٹرز کررہی ہے اور بعض پی ایچ ڈی اور ریسرچ بھی کررہے ہیں۔ ہم اپنے نوجوانوں کو یہی کہتے ہیں کہ دنیاوی علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنے بنیادی فرض یعنی اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کی تعلیمات اور احکامات پر عمل کرنا نہ بھولیں۔

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور اپنے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علی زوجھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے جہاں لوکل انتظامیہ اور وقار عمل کرنے والے خدام، انصار اور جرمن مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے باہر تشریف لائے اور اس موقع پر موجود، اس تقریب میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اوسنا بروک کے لئے روانگی

☆اب پروگرام کے مطابق یہاں سے اوسنا بروک (OSNABRUK) کے لئے روانگی تھی۔ آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ جماعت اوسنا بروک کیلئے روانہ ہوا۔ VECHTA سے اوسنا بروک کا فاصلہ ساٹھ کلومیٹر ہے۔ قریباً پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بشارت اوسنا بروک تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب جماعت مرد وخواتین، جوان بوڑھوں اور بچوں بچیوں نے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور بچوں بچیوں نے دعائیہ اور استقبالیہ گیت پیش کئے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر مکرم اشتیاق احمد صاحب، لوکل صدر جماعت رانا حفیظ احمد صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مستنصر احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

☆دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

☆ مسجد بشارت اوسنا بروک جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت تعمیر ہونے والی ابتدائی مساجد میں سے ہے۔ اس کا افتتاح 2001 میں ہوا تھا۔ دو میناروں کے ساتھ مسجد بشارت بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ اس میں رہائشی حصّہ کے علاوہ مقامی جماعت کا دفتر بھی ہے اور لائبریری بھی ہے اور جماعتی کچن وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہے۔

☆ 26 ستمبر 2005ء بروز سوموار KIEL جرمنی سے نن سپیٹ (ہالینڈ) جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا تھا اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی تھیں۔

☆ 11/ اکتوبر 2011ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمبرگ (جرمنی) سے نن سپیٹ جاتے ہوئے راستہ میں مسجد بشارت میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا تھا اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی تھیں۔

☆ پھر 4/ دسمبر 2012ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برسلز (بیلجیئم) سے ہمبرگ (جرمنی) جاتے ہوئے رات مسجد بشارت اوسنا بروک میں قیام فرمایا تھا۔ نماز مغرب وعشاء اور اگلے روز نماز فجر یہاں پڑھائی تھی۔

☆اور اب 9/ جون 2015ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنکفرٹ (جرمنی) سے واپس لندن جاتے ہوئے چوتھی مرتبہ مسجد بشارت میں قیام فرمایا تھا۔ اس بار بھی حضور انور کا ایک رات کیلئے یہاں قیام تھا۔

حضور انور کا خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات

☆ مسجد بیت القادر کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے جذبات اور تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ :

خلیفۃ المسیح جیسے عظیم وجود نے معذرت کر کے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ یہ صرف احمدیوں کا ہی خلیفہ نہیں بلکہ ہمارا بھی خلیفہ ہے۔ ہم سب کا خلیفہ ہے۔

ایک مہمان نے کہا: خلیفۃ المسیح نے باقی سپیکرز کی باتوں کو لیکر ان کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کر کے انکی باتوں کو ایک تاج پہنا دیا ہے۔

☆ ہمسایہ میں رہنے والی ایک خاتون جو بالکل سڑک کے دوسری طرف رہتی ہیں انہوں نے کہا کہ: مسجد کی تعمیر سے پہلے میں جماعت کو نہیں جانتی تھی اور میرا یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے آج اسلام کا ایک بالکل نیا چہرہ دیکھنے کو ملا جس کا مجھے پہلے پتہ ہی نہیں تھا کیونکہ میں آپ لوگوں کو نہیں جانتی تھی۔

موصوفہ نے کہا: آپ کے خلیفہ کو دیکھ کر لگا کہ جیسے وہ ہمارے اپنے ہیں۔ وہ بہت دل موہ لینے والی شخصیت ہیں۔ ان کے اندر انسانیت کی تڑپ نظر آئی۔ وہ اجنبیوں کی طرح نہیں بول رہے تھے بلکہ لگ رہا تھا جیسے وہ ہم میں سے ہی ہیں۔

☆ایک اور عمر رسیدہ شخص جو اس تقریب میں شامل ہوئے انہوں نے کہا کہ:

’’ٹھیک ہے۔ ہمیں تھوڑا بہت انتظار تو کرنا پڑا لیکن آپ کے خلیفہ نے جس طرح ہمارا شکریہ ادا کیا اور جس طرح معذرت کا اظہار کیا وہ بہت ہی پیارا انداز تھا۔ ہم سارا انتظار بھول گئے۔‘‘

موصوف نے کہا کہ: اگر پوپ اس طرح کی تقریب میں تاخیر سے آتے تو وہ کبھی معذرت نہ کرتے۔ شاید انہیں معذرت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی لیکن دوسری طرف حضور جو ایک مقدس وجود ہیں نے معذرت کی جو یقیناً آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ جونہی حضور نے معذرت کے الفاظ کہے ہم سب کے چہرے تمتما اُٹھے۔

☆ ایک ریڈیو کے نمائندہ جو اس تقریب میں موجود تھے وہ کہنے لگے کہ : جب آپ لوگوں کے خلیفہ تشریف لائے تو میرا سارا جسم کانپ اُٹھا۔ حضور سے ایک عجیب نُور پھوٹ رہا تھا۔ حضور کی طرف سے خاص روشنی دکھائی دی۔

☆اس تقریب میں شامل ایک جرمن خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: حضور نے اپنی تقریر میں افریقہ کے بارہ میں جو باتیں بیان کیں وہ بالکل سچ ہیں۔ حضور جب افریقہ میں پانی کی تکلیف دہ صورتحال بیان کر رہے تھے تو میں سن کر کانپ اٹھی تھی۔ اور جب اسی تقریب میں مجھے پانی پیش کیا گیا تو حضور انور کے الفاظ سن کر افریقہ میں موجود غریبوں کا جو تصور ذہن میں آرہا تھا اسے محسوس کر کے میرے لئے پانی پینا مشکل ہو رہا تھا۔

☆ ایک سکول کی ہیڈ مسٹریس جو اس تقریب میں بطور مہمان شامل تھیں انہوں نے کہا : میں پوپ سے بھی ملنے گئی تھی لیکن آج کا دن میری زندگی کا بہت بڑا اور اہم دن تھا جو میں نے خلیفہ کو دیکھا۔ خلیفہ نے میرا دل جیت لیا ہے۔

☆ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے تو موصوفہ بھی حضور کا دیدار کرنے لجنہ کی مارکی میں گئیں۔ اس موقع پر اور بھی غیر احمدی جرمن خواتین حضور انور کو دیکھنے کیلئے دوڑتے ہوئے لجنہ کی مارکی کی طرف گئیں اور ان میں سے بعض عورتوں کی آنکھوں میں خوشی اور فرطِ جذبات سے آنسو تھے۔

☆ Vechta شہر میں عمارات کی منظوری دینے والے شعبہ کے انچارج جنہوں نے ہماری مسجد کی تعمیر کی بھی منظوری دی تھی وہ بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے :

آپ کے خلیفہ کی تقریر حیرت انگیز تھی۔ امن کا پیغام اور خاص طور پر حضور انور کا یہ فرمانا کہ ملک سے وفاداری اور ملکی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور کسی رنگ ونسل کے امتیاز کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بہت ہی اعلیٰ باتیں تھیں جو نہ صرف میرے لئے خوشی کا موجب ہیں بلکہ ان باتوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے ملک کیلئے ایسے اعلیٰ خیالات رکھتا ہے۔

☆ Vechta جماعت کے صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک دوست اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو اگلے دن جب مٹھائی دینے گئے تو ایک میاں بیوی نے بتایا کہ جب ہم دونوں واپس گھر آئے تو رات دیر تک ہمارے سامنے آپ کے خلیفہ کا چہرہ بار بار آتا رہا۔

☆ اسی طرح مسجد بیت القادر کا نقشہ بنانے والے آرکیٹیکٹ کہنے لگے کہ :

میں تو اس تقریب میں ایسا محو ہو گیا کہ مجھے وقت کا بالکل بھی پتہ نہیں چلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ میں کوئی انتہائی دلچسپ فلم دیکھ رہا ہوں۔ حضور انور کے خطاب نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

موصوف کہنے لگے کہ : اگر Vechta میں آپ لوگوں کو کوئی تنگ کرے تو مجھے ضرور بتایئے گا مَیں آپ لوگوں کی مدد کروں گا۔

☆ اسی طرح ایک فلاسفی کے اُستاد بھی اس تقریب میں شامل ہوئے ۔انہوں نے بتایا کہ :

حضور انور نے مسجد میں استعمال ہونے والے پتھر کی مثال دیتے ہوئے جو یہ نصیحت کی کہ آپ لوگوں کے دل پتھر نہیں بننے چاہئیں بلکہ ایسے دل ہوں جن سے چشمے پھوٹ رہے ہوں یہ بات مجھے بہت پسند آئی۔

ہمارے بعض احمدی طلباء ان سے پڑھتے ہیں اُنہوں نے بتایا کہ اگلے روز کلاس میں موصوف ٹیچر نے تقریباً پانچ منٹ تک تمام طلباء کو مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے بتایا اور جماعت کی تعریف کی۔

☆ تقریب کے بعد جب احبابِ جماعت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فوٹو بنوانے کی درخواست کی۔ ان جرمن احباب کے چہروں سے محبت اور عقیدت نظر آرہی تھی۔

پاک ہونے کا عمدہ طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 213)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب النّکاح باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ وبخاری)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سات، آٹھ جرمن مہمانوں کے اس گروپ میں ایک وائس میئر، ایک ڈاکٹر اور بعض دیگر اعلیٰ افسران بھی شامل تھے۔

☆ اسی طرح تقریب میں شامل متعدد مہمانان نے اظہار کیا کہ یہ اُن کی خوش قسمتی تھی کہ وہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور انور امن کے سفیر ہیں اور ایک پُرشوکت انسان ہیں۔ انسانیت سے بہت قریبی اور گہرا تعلق ہے۔ حضور کے خطاب سے بے انتہا اعتماد ملا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور دُنیا میں موجودہ مسائل کو بہت گہرائی سے دیکھتے ہیں اور پھر ان کا حل بتاتے ہیں۔

☆ لوکل جماعت کے صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس تقریب سے قبل لوکل پریس سے رابطہ کیا تھا لیکن ہمیں اُمید نہیں تھی کہ اس قدر اچھی کوریج ہوگی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت کے بابرکت وجود کی وجہ سے ایسی ہوا چلائی کہ تقریب کے موقع پر ہماری اُمیدوں کے برخلاف پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے لوگ پہنچ گئے۔ جرمنی کا ایک بہت بڑا ٹی وی چینل Sat-1 ہے اور اس کے بارہ میں گمان بھی نہیں تھا کہ وہ آئیں گے لیکن ان کا نمائندہ آیا اور افتتاح کے حوالہ سے ٹی وی پر خبر نشر ہوئی۔ اسی طرح صوبے کے ریڈیو چینل NDR نے بھی اس پروگرام کی خبر نشر کی۔ ریڈیو میں بھی اس تقریب کے حوالہ سے بار بار اعلان ہوا۔ مختلف اخباروں نے اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے نمایاں خبریں اور آرٹیکلز بھی شائع کئے۔ حضور انور کی تقریر کے بعض حصے بہت مثبت رنگ میں quote کئے گئے۔ اس طرح لاکھوں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف پہنچا۔

مسجد بیت القادر (Vechta) کے افتتاح اور مسجد دارالسلام (Iserlohen) کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے ہونے والی تقاریب کی میڈیا میں کوریج

☆ اخبار Oldenburgische Volkszeitung میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر کی اشاعت ہوئی۔

’’خلیفہ Vechta میں نئی مسجد کا افتتاح کررہے ہیں۔ آج احمدیہ جماعت جشن منارہی ہے‘‘

سربراہ کا خطاب دنیا بھر میں نشر ہورہا ہے۔ یہ اسلامی تنظیم اپنا ایک ٹیلیوژن چینل چلا رہی ہے۔ نئی عمارت کا خرچہ چندوں کے ذریعہ اُٹھایا گیا۔

Vechta، نئی عمارت کے دفتر میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر تحریر ہے : ’’مسجد بیت القادر‘‘ اس کا ترجمہ ہے ’’قادر مطلق کا گھر‘‘ اسلامی احمدیہ جماعت کے ممبران اس تختی کو بیرونی دیوار پر نصب کریں گے۔

پانچویں خلیفہ، حضرت مرزا مسرور احمد، مسجد کا افتتاح کریں گے۔ انہوں نے قبل ازیں اکتوبر 2011 میں بذات خود اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

اس مسجد میں عورتوں اور مردوں کے لئے الگ الگ دو 65 مربع میٹر کے نماز کے کمرے ہیں۔ علاوہ ازیں عمارت میں دو دفاتر، دو غسل خانے بمع بیت الخلا اور ایک لائبریری کے ساتھ ملٹی پرپس ہال بھی ہے۔

☆ اسی اخبار Oldenburgische Volkszeitung کے 9 جون 2015ء کے شمارے میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر نشر ہوئی :

Vechta کے احمدی مسلمانوں کے لئے آج ایک عظیم دن ہے۔ یہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اسلامی تنظیم، ضلع کے مرکزی شہر میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کررہی ہے۔ نصیر بٹ، جو کہ Vechta میں 154 احمدیوں کے صدر ہیں انہوں نے اس موقع پر سیاسی اور غیر سیاسی مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد ہی مسجد میں ایک open day کے لئے مدعو کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔

☆ اسی اخبار Oldenburgische Volkszeitung نے 10 جون 2015ء کی اشاعت میں بیت القادر کے حوالہ سے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا :

خلیفہ صاحب Vechta میں مسجد کا افتتاح کررہے ہیں۔

احمدی مسلمانوں نے اپنے سربراہ اور 150 سے زائد مہمانوں کے ساتھ افتتاحی تقریب منعقد کی۔

احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے کل شام Vechta میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ حضرت مرزا مسرور احمد نے ممبران جماعت کو تلقین کی کہ اب پہلے سے زیادہ معاشرتی ترقی کی طرف توجہ دیں۔ خلیفہ نے مہمانوں کے سامنے جن کی تعداد 150 کے قریب تھی اور ان میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے پیار پھیلانے اور دوسرے مذاہب سے رواداری سے پیش آنے کی تعلیم پیش کی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے مطابق اس جماعت کے کئی ملین پیروکار ہیں اور Vechta میں ان کی تعداد 154 ہے۔

اس اخبار نے خبر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع کی جس میں شہر کے میئر Claus Dalinghaus حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کررہے ہیں۔

☆ اسی اخبار نے ’’خلیفہ صاحب نے مذاہب کے مابین رواداری سے پیش آنے کی تلقین کی‘‘ کے عنوان سے مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے ایک اور خبر شائع کی کہ :

احمدی مسلم جماعت کے دنیا بھر کے سربراہ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ integrate ہوں۔

150 سے زائد مہمان Vechta کی مسجد کے افتتاح پر تشریف لائے۔ اس مسجد کا نام قادر خدا کا گھر ہے۔

احمدی مسلمان اس دن کے منتظر تھے۔ وہ نعروں سے مرزا مسرور احمد کا استقبال کررہے ہیں۔ بچے گیت گارہے ہیں اور ساتھ جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی سے پردہ ہٹا رہے ہیں۔ اس تختی پر ’’مسجد بیت القادر‘‘ لکھا ہے۔ یعنی ’’قادر مطلق کا گھر‘‘ اس کے بعد خلیفہ نماز کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔

خلیفۃ المسیح کی موجودگی ہی اس مسجد کے افتتاح کی اہمیت واضح کررہی تھی۔ حضرت مرزا مسرور احمد کو بہت خوشی ہوئی کہ 150 مہمان جن کا تعلق سیاست، چرچ وغیرہ سے تھا ادھر تشریف لائے۔ انہوں نے کہا: ’’آپ سب کا اس جگہ تشریف لانا، باوجود اس کے کہ آپ احمدی نہیں ہیں، آپ کی رواداری کو واضح کرتا ہے۔‘‘

احمدی ممبران کو انہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ پہلے سے بڑھ کر معاشرے کی ترقی میں حصہ لیں۔ خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر میں کہا : اگر آپ لوگ اس ترقی میں شامل نہ ہوں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ integrate نہیں ہوئے۔ اس ملک سے وفاداری آپ کے مذہب کا حصہ ہے۔

خلیفۃ المسیح نے مذاہب کے مابین محبت اور رواداری سے پیش آنے کی بھی نصیحت کی۔ انہوں نے کہا : ’’ہر مذہب پیار اور محبت کی تعلیم لیکر آیا ہے لیکن انسانوں نے اس تعلیم کو بگاڑ دیا ہے۔ ہم نے پتھروں سے مسجد تو بنائی ہے لیکن ہمارے دل پتھروں کی طرح سخت نہیں ہونے چاہئیں۔‘‘

شہر کے میئر Claus Dalinghaus اور ایم پی اے Dr. Stephan Siemer نے بھی اس افتتاح کے بارہ میں خوشی کا اظہار کیا۔

اس خبر کے ساتھ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا کروا رہے ہیں۔

یہ اخبار Oldenburgische Volkszeitung روزانہ شائع ہونے والا اخبار ہے اور اس کی 21.306 کی تعداد میں سرکولیشن ہے۔

☆ ایک اخبار Osnabrucker Zeitung نے اپنی 9 جون 2015ء کی اشاعت میں مسجد بیت القادر کے حوالہ سے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا :

Niedersachsen میں ایک مسلم جماعت نے ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ احمدیہ مسلم جماعت کی عمارت کے دو 9 میٹر بلند مینار ہیں اور ایک گنبد ہے۔

اس خوشی کے موقع پر جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ مرزا مسرور احمد بھی شامل ہوئے۔ جرمنی بھر میں اس جماعت کی 47 مساجد اور 37 ہزار ممبران ہیں۔ Niedersachsen کے صوبہ میں ان کی مساجد Stade، Osnabruck، Hannover اور Bremen میں موجود ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت اپنے آپ کو ایک اصلاحی تنظیم سمجھتی ہے۔ سن 1889ء میں اس جماعت کی ہندوستان میں بنیاد رکھی گئی۔

Vechta شہر کے ڈپٹی میئر نے کہا کہ ’’احترام، رواداری اور کشادگی سے پیش آنے سے تمام تعصّبات دُور کئے جاسکتے ہیں اور سب اسی طرح امن سے اکٹھے رہ سکتے ہیں۔‘‘

(یہ اخبار Osnabrucker Zeitung روزانہ شائع ہونے والا اخبار ہے اور 159510 کی تعداد میں اس اخبار کی سرکولیشن ہے۔)

اسی طرح Iserlohn کی مسجد بیت السلام کے سنگِ بنیاد کے موقع پر WDR نے اپنی ویب سائٹ پر خبر نشر کی۔ WDR جس صوبہ میں مسجد واقع ہے اس کا بہت پرانا اور اہم صوبائی ٹیلی ویژن ہے۔ 1956ء سے یہ چینل چل رہا ہے۔ اس چینل نے خبر دیتے ہوئے کہا :

’’منگل کے دن Iserlohn کی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ اس مسجد کے گنبد کا قطر 8 میٹر ہوگا اور اس کا مینار 12 میٹر کا ہوگا۔ جماعت کے ممبران نہایت خوشی محسوس کررہے ہیں کہ اب مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

2010ء میں جماعت احمدیہ جرمنی نے مسجد بنانے کی درخواست دی۔ اس وقت مخالفت ہوئی لیکن مخالفین کی تعداد کم رہی۔ عدالتی کاروائی کی بھی کوشش کی گئی لیکن اسے بھی ردّ کردیا گیا۔

احمدیہ مسلم جماعت کے احباب Iserlohn کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ وہ دوسرے مذاہب کو بھی دعوت

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعْ مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

دیتے ہیں اور امن کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔

مسجد کے اخراجات مکمل طور پر چندوں سے اُٹھائے جائیں گے۔

10 جون 2015ء بروز بدھ

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورُودِ مسعود

☆ صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت اوسنابرک میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

☆ آج پروگرام کے مطابق جرمنی اوسنابرک سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ مقامی جماعت سے احبابِ جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

☆ صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ دیئے اور اس کے بعد سفر شروع ہونے سے قبل دعا کروائی۔

☆ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے گراں بن رہے تھے۔

☆ اوسنابرک سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر 580 کلومیٹر ہے اور راستہ میں ہالینڈ اور بیلجیئم سے گزرنا پڑتا ہے۔ تقریباً 360 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً دوپہر دو بجے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بیلجیئم میں موٹروے پر واقع Arnst کے مقام پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رکا جہاں جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

☆ اسی ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں کھانے کے پروگرام کے بعد تین بجے یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

☆ امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور ان کے ساتھ آئی ہوئی خدام کی سیکورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فوٹو بنوانے کا بھی شرف پایا۔

☆ تین بجے یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر شروع ہوا اور مزید 125 کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

☆ چھ بجے چینل ٹنل آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کر کے واپس فرنکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئی۔

☆ پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آکر رکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

☆ چھ بجکر چالیس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

☆ مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد شام آٹھ بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا کہا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

☆ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے بخیر و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

✡...✡

ارشاد حضرت امیر المومنین

”مامور کی باتوں پر عمل کرنا مومنوں کا فرض ہے اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔“

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 24 جولائی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اڈیشہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
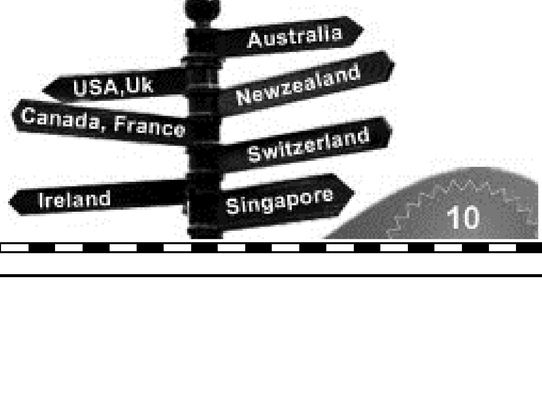

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

کوئی احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے جان بوجھ کر باہر نکلتا ہے وہ احمدی ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل نہیں تو احمدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ احمدیت تو ہے ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم اور ہر قول پر عمل کی حتی المقدور کوشش اور کامل اطاعت کا نام کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والے اور ہر بات کو سن کر اطاعت کرنے والے ہیں اور جماعت کی کامیابی اور ترقیات بھی اسی سے وابستہ ہیں۔

مذہبی تعلیم کے ایک غیر مسلم پروفیسر کے اس سوال پر کہ آپ عورتوں کو مَردوں کے ساتھ ڈانس، گانے اور کلبوں میں جانے پر پابندی کیوں لگاتے ہیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز تبصرہ۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے اور ہر حکم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض پابند کرنے والے احکامات اگر عورتوں کو دیئے ہیں تو ان کے فائدے کے لئے ہی دیئے ہیں اور صرف عورتوں کو ہی پابند نہیں کیا گیا بلکہ مَردوں کو بھی پابند کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ جب اپنی اطاعت کا اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہے تو ہمیں تباہی سے بچانے کے لئے حکم دیتا ہے پس ایک حقیقی احمدی کو بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے۔

آج سے دس سال پہلے اس ملک میں جماعت کی جو پہچان تھی اب اس سے دس بیس گنا زیادہ پہچان ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں ہماری بات کا جواب وزن ہے اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس قوموں کی ترقی اسی طرح منزلیں طے کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چڑھنے والا دن ہمیں اس ترقی کی منزل دکھاتا ہے۔ پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی ہر احمدی عورت اور مرد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ضرورت ہے تا کہ ہم کامیابی کی منزلوں کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن سکیں۔

جتنا زیادہ کوئی خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا، اسے یاد کرے گا، اتنا ہی اس کے دل کو اطمینان نصیب ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی تسکین قلب عطا کرتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس معاشرہ کے اثر میں آ کر ہم اطاعت سے باہر نکل کر پھر بے سکون زندگی کا تجربہ کریں پہلے ہی خدا تعالیٰ کی بات مان کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کی بے حیائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں جس نے آزادی کے نام پر عورتوں کو ننگا کر دیا ہے جس نے آزادی کے نام پر مَردوں کو دین اور خدا سے باغی کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر حیا اور بے حیائی کی تمیز مٹا دی ہے۔

مَیں یہاں نئی آنے والی احمدی عورتوں سے بھی کہتا ہوں کہ پردہ کی غرض حیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب قائم کرنا ہے۔ اپنے آپ کو مَردوں کی غلط نظروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لئے صرف بال ڈھانک کر اور نیچے تنگ لباس پہن کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کی حیا کو قائم کرنا ہے۔ اسی طرح پاکستانی عورتوں کو بھی بہت زیادہ اپنے بالوں کی نمائش کی عادت ہے۔ وہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو ٹھیک کریں۔ پردہ کے مقصد کو پہچانیں۔

ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ ہمیں چاہے جو کچھ بھی کوئی کہے ہم نے اپنی تعلیم سے پیچھے نہیں ہٹنا کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا دین ہمیں کیا کہتا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام کالسروئے 06 جون 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

یہاں شروع میں جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی پہلی آیت ہی ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ تم جو مومن کہلاتے ہو، جو مومن اور مومنہ بننے کا دعویٰ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (الانفال: 21) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس اطاعت سے، ان احکامات سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم سن رہے ہو۔ تم تک یہ احکامات پہنچائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں تم تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ یہ اطاعت کا سبق اور حکم تمہیں کیوں دیا جا رہا ہے؟ اس لئے کہ تا تم جہاں ان حالتوں کو سدھارنے والے بن سکو وہاں اس کی وجہ سے تم میں اِکائی پیدا ہو اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی تمہیں ترقیات اور کامیابیاں نصیب ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنے احکامات کو قرآن کریم میں نازل فرما کر پھر آج تک انہیں محفوظ بھی رکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ ہر زمانے کے لئے یہ احکامات ہیں۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر ان احکامات کو کھول کر ہمارے لئے مہیا کرنے کے سامان بھی پیدا فرما دیئے اور پھر خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ کر کے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے، اس کی اطاعت کرنے کی طرف توجہ دلانے کے سامان پیدا کئے وہاں یہ بھی فرما دیا کہ اس اطاعت کی وجہ سے تم ہمیشہ خلافت کے انعام سے بھی فیضیاب ہوتے رہو گے۔ تمہاری اکائی اور طاقت بھی قائم رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے چلے جانے والے رہو گے۔ پس اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں جماعت کا ممبر ہوں، جماعت احمدیہ میں شامل ہوں اور خلافت احمدیہ کو مانتی ہوں اور حضرت مسیح

موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کا کامل جؤا اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا۔ کامل اطاعت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

کوئی احمدی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے جان بوجھ کر باہر نکلتا ہے وہ احمدی ہی نہیں ہے۔ بعض غلطیاں ہو جاتی ہیں، کوتاہیاں ہو جاتی ہیں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن اگر ارادتاً کوئی ان احکامات سے باہر نکلے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس نظام سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں یہ شرط بھی رکھی ہے کہ

”اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یعنی ایک احمدی رسم و رواج کے پیچھے نہیں جائے گا۔ ہوا و ہوس، دنیا کی لالچ اور ہوس اور فیشن، ان کے پیچھے نہیں جائے گا۔ غلط باتوں کے پیچھے نہیں جائے گا۔ اور قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بتایا ہے اس کو اصول بنا کر اس پر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ ایک احمدی کے لئے یہ احمدی ہونے کی شرط ہے۔

پس یہ ان شرائط میں سے ایک شرط ہے جس پر ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے ہے۔ اگر کوئی اپنے رسم و رواج کے پیچھے چل رہا ہے اور معاشرے کے غلط طور طریقے اس کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں تو بیعت کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اگر دنیا کی ترجیحات اور معاشرے کا اثر اسے دین کی باتوں پر عمل کرنے سے روک رہا ہے تو یہ کمزوری اسے بیعت کے حق کی ادائیگی سے دُور لے جا رہی ہے۔ اگر قرآن کریم کے احکامات کو کوئی نا قابل عمل قرار دیتا ہے تو وہ نہ ہی بیعت کا حق ادا کر رہا ہے اور نہ ہی اسلام میں شمار ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل نہیں کر رہا تو احمدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ احمدیت تو یہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم اور ہر قول پر عمل کی حتی المقدور کوشش اور کامل اطاعت کا نام اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر پھر خلافت کے نظام سے وابستہ کر دیا جس کے ذریعہ سے افرادِ جماعت کو، مَردوں کو اور عورتوں کو بھی، جوانوں کو بھی، بوڑھوں کو بھی بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اسی طرح نظام جماعت بھی اس کام کے لئے مقرر ہے اور نظام جماعت کو یعنی جو عہدیدار مقرر ہیں ان کو یہ کام کرنے چاہئیں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے کرنے چاہئیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی طرف توجہ دلاتی ہیں تو وہ مرد ہو یا عورت اپنے ایمان کو ضائع کر رہا ہے۔ وہ جماعت کی مجموعی طاقت کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ وہ دنیا کے سامنے اپنے عمل اور تعلیم میں تضاد کی وجہ سے، اختلاف کی وجہ سے غیروں کے سامنے بھی اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہا ہے۔ پس ہر احمدی مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے جائزے لیں کہ ہم کس حد تک اَطِیۡعُوا اللّٰہَ اور اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو ایسے احکامات دیتا ہو جن میں حکمت نہیں ہے یا ایسے حکم دیتا ہو جس سے انسان کو اور معاشرے کو فائدہ نہ پہنچ رہا ہو یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی ایسی اطاعت کا حکم دے رہے ہوں جو صرف انسان کو پابند کرنا چاہتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کو کسی پابندی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو حکم ہیں ہمارے فائدے کے لئے ہیں۔ ہماری زندگیوں کو سنوارنے کے لئے ہیں بلکہ یہ اطاعت جہاں ہماری زندگیوں کو سنوارتی ہے وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا مورد بناتے ہوئے فلاح پانے والا بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ جو مومنین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جانے پر یہ کہتے ہیں کہ سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا۔ کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا تو فرمایا کہ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔ اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ سن کر اطاعت کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ انہیں کشائش بھی عطا ہوتی ہے۔ وہ کامیابیاں بھی حاصل کرنے والے ہیں۔ وہ ان فائدہ مند اور نیک خواہشات کو حاصل کرنے والے ہیں جن کی وہ خواہش کرتے ہیں یا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یقیناً ایک مومن جو ہے اس کی خواہشات ہمیشہ نیک ہی ہوا کرتی ہیں۔ وہ لغویات کی تو خواہش نہیں کر سکتا اور پھر خوشی اور اچھی حالتوں کے پانے والے بھی ہوتے ہیں۔ انہی لوگوں کو جو اطاعت کرتے ہیں خوشیاں بھی ملتی ہیں اور ان کی حالتیں بھی بہتر ہوتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی وجہ سے ان کی آسانیوں اور فضلوں کی حالت ہمیشہ کے لئے قائم رہنے والی بن جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَخۡشَ اللّٰہَ وَ یَتَّقۡہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ (النور:53)۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ ان کو کامیابیاں ملتی ہیں۔ انہیں فتوحات ملتی ہیں وہ اپنے مقاصد کو حاصل کر لیتے ہیں۔ پس کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والے اور ہر بات کو سن کر اطاعت کرنے والے ہیں اور جماعت کی کامیابی اور ترقیات بھی اسی سے وابستہ ہیں۔ ایک شخص چاہے وہ عورت ہے یا مرد جب بیعت میں آتا ہے تو یہ عہد کرتا ہے کہ میں صرف اپنے عارضی اور دنیاوی فائدے کو ہی سب کچھ نہیں سمجھتا بلکہ میرا دین مجھے ہر چیز پر مقدم ہے۔ میں جماعت کے نظام اور اس کی ترقی کے لئے کوشش کروں گا۔

پس اس کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر عمل کریں۔ تبھی ہماری اکائی قائم رہے گی۔ تبھی جماعت کا ایک خوبصورت تصور ہم دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں لیکن اگر ہر ایک اپنی مرضی کی باتیں کر رہا ہو، جو اس کے دل میں ہے چاہے وہی کر رہا ہو، اگر ہر ایک اپنے مفادات کو ہی فوقیت دے رہا ہو، اگر اپنے مفاد میں ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مان لی جائے۔ اگر معاشرے کے خوف یا ماحول کی عمومی حالت ہمیں بعض احکامات پر عمل کرنے سے جھجھنے اور شرمانے والی بنا رہی ہے، اگر ہم یہ سمجھ رہے ہوں کہ بعض باتوں میں میری ترقی معاشرے کی عمومی رَو کے ساتھ چلنے میں ہی ہے تو چاہے وہ مرد ہے یا عورت اگر وہ سمجھتا ہے یا سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات فرسودہ ہیں اور اس نئے زمانے سے مطابقت نہیں رکھتے تو وہ غلط ہے۔ وہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر رہا ہے اور کر رہی ہے، اور جماعت کے لئے بھی نہ صرف بدنامی کا باعث بن رہے ہیں بلکہ جماعتی ترقی میں بھی روک ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا قرآن کریم ہر زمانے کی کتاب ہے اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت اسے زمانے کی ترقیات سے محروم کر کے پرانے زمانے میں دھکیل رہے ہیں تو ایسی سوچ رکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا جس بات کو اپنی ترقی پر محمول کرتی ہے وہ تباہی کے گڑھے ہیں جس میں گر کر ایک دن وہ تباہ و برباد ہونے والی ہے اور کامیابیاں اور ترقیات اور حفاظت کے راستے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہی ہیں۔ حفاظت کے حصار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی ہے۔ اس زمانے میں جو راستے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے ہیں وہی عافیت کے حصار کی طرف لے جانے والے ہیں۔

گزشتہ دنوں اسی دورے کے دوران یہاں فرینکفرٹ میں ہی مجھے یونیورسٹیز کے کچھ پروفیسر ملنے کے لئے آئے۔ تقریباً سارے ہی ریلیجس سٹڈیز (Religious studies) کے تھے یا مذہب یا کلچر کے ساتھ ان کا تعلق تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم لوگ یعنی احمدی بڑے کھلے دل کے ہو۔ تم لوگ سارے کام ایسے کرتے ہو جس سے ملک سے وفاداری بھی ظاہر ہوتی ہے اور دوسروں کے حقوق کا خیال بھی رکھا جاتا ہے۔ یا کم از کم تعلیم یہ دیتے ہو۔ لیکن تمہاری جماعت کا پچاس فیصد حصہ ان کاموں میں شامل نہیں۔ جب میں نے اس سے کہا کہ تمہاری اس سے کیا مراد ہے؟ تو کہنے لگا کہ یہ عورتوں اور مردوں کی تفریق جو تمہارے اندر ہے یہ عورتوں کو کام کرنے سے محروم کر رہی ہے۔ میں نے کہا یہ تفریق کیا ہے؟ بتاؤ ذرا۔ تو انہوں نے کہا مثلاً اکٹھے ڈانس کرنا اور کلبوں وغیرہ میں جانا۔ یہ ان کی ترقی ہے اور اگر تم کلبوں میں نہیں جاتے تو یہ ایک حصے کو محروم کر رہے ہو۔ میں نے اس پروفیسر صاحب کو کہا کہ تمہیں مذہب اور اپنی ان روایات میں فرق کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں مَیں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ جہاں تک ڈانس اور کلبوں میں جانے کا سوال ہے تو نہ مَردوں کو اس کی اجازت ہے نہ عورتوں کو۔ مرد اور عورت کو نہ اکٹھے جانے کی اجازت ہے، نہ علیحدہ علیحدہ جانے کی۔ اگر مرد جاتے ہیں تو وہ بھی گناہ کرتے ہیں۔

بہر حال میں نے انہیں کہا کہ عیسائیت اپنی تعلیم بھول چکی ہے اور لوگوں کو اپنے اندر رکھنے کے لئے یا اپنے اندر سمیٹے رکھنے کے لئے لوگوں نے جو کلچر اور آزادی کے نام پر غلط روایات رائج کر لی ہیں ان کو مذہب کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ لیکن ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں اس لئے ہمیں تو جو ہمارا مذہب کہتا ہے ہم نے اس کے مطابق چلنا ہے۔ میں نے کہا کہ آئرلینڈ جو یورپین ممالک میں اپنے آپ کو بڑا عیسائیت پر قائم ملک کہتا ہے کہ وہ لوگ مذہب پر بڑے قائم ہیں۔ عیسائیت سے ابھی تک ان کا تعلق ہے اور ان کی بڑی اکثریت عیسائیت پر قائم ہے، مذہب پر قائم ہے۔ وہاں ہم جنسی کا قانون پاس کرنے کے لئے ریفرینڈم ہوا تو لوگوں نے اس کے حق میں کثرت سے رائے دی۔ یہ گزشتہ دنوں کی ہی بات ہے اور اس پر وہاں کے آرچ بشپ نے کہا کہ لوگوں کی رائے کے احترام میں ہمیں بھی یعنی چرچ کو بھی اس بارے میں زیادہ سختی نہیں کرنی چاہئے اور اس بات کو اپنا لینا چاہئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کا کام ہے کہ مذہب کی تعلیمات پر عمل کریں۔ مذہب کا یہ کام نہیں ہے کہ لوگوں کی مرضی سے چلے۔ اگر کسی مذہب کو مانا ہے تو آپ کا فرض ہے، ماننے والوں کا فرض ہے کہ اس کی تعلیم پر عمل کریں۔ مذہب آپ کی ہدایت پر نہیں چلے گا۔ مذہب آپ کی ہدایت کے لئے آتا ہے۔ پس ہم تو اس بات پر عمل کرتے ہیں اور چلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ برائیاں ہیں، ان سے بچو۔ میں نے ان کو بتایا کہ تمہاری بائبل میں بھی یہی لکھا ہوا ہے کہ یہ برائی ہے۔ اب ان برائیوں سے بچو گے تو بھی کامیابیاں حاصل کرو گے، تبھی تمہاری ترقی ہو گی۔ تبھی تمہیں دینی اور دنیاوی ترقی ملے گی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم جسے عورت اور مرد کی تفریق کہہ کر برائی

سمجھتے ہو یا سمجھتے ہو کہ اس کی وجہ سے عورت کے حقوق غصب ہو رہے ہیں یہی اچھائی ہے۔ دراصل وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ تم لوگ اس طرح عورت کی آزادی سلب کرتے ہو۔ انہیں میں نے جلسوں اور اجتماعوں کی مثال دے کر کہا کہ اس طرح عورتیں زیادہ آزادی سے اور زیادہ اعتماد سے اپنے کام سرانجام دیتی ہیں۔ پس ہمیں کسی اعتراض کرنے والے کے نہ کسی اعتراض سے متاثر ہونے کی ضرورت ہے نہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے ان باتوں سے ڈر کر اپنی روایات اور تعلیم کو چھوڑ کر اپنی زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ یہ مذہب سے دور ہٹے ہوئے یا اسلامی تعلیمات پر اعتراض کرنے والے لوگ ہمارے ہمدرد بن کر ہمیں مذہب سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے اور ہر حکم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے فائدے کے لئے ہے۔ اس لئے بجائے ایسے لوگوں کی باتوں میں آنے کے ہر عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض پابند کرنے والے احکامات اگر عورتوں کو دیئے ہیں تو ان کے فائدے کے لئے ہی دیئے ہیں اور صرف عورتوں کو ہی پابند نہیں کیا گیا بلکہ مَردوں کو بھی پابند کیا گیا ہے۔ لیکن دین سے ہٹانے والے یا ہٹانے والی قوتیں عورتوں کو یہی کہتی ہیں کہ دیکھو تمہارے مرد آزاد ہیں اور تمہارے پر پابندیاں ہیں۔ حالانکہ یہ صرف شیطانی وساوس ہیں جو شیطان ہمارے دلوں میں مختلف طریقوں سے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ جب اپنی اطاعت کا اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہے تو ہمیں تباہی سے بچانے کے لئے حکم دیتا ہے۔

پس ایک حقیقی احمدی کو بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں گی۔ چند دن کی یہ دنیاوی زندگی ہے اس کے بعد پھر خوفناک انجام بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات پر عمل کرنے کے لئے جہاں اس دنیا میں اس کے لئے بھلائی کے سامان پیدا فرماتا ہے وہاں اگلے جہان میں بھی اسے کئی گنا ثواب کا مستحق بناتا ہے۔

مَیں ان لڑکیوں سے بھی کہتا ہوں جو یہاں پلی بڑھی ہیں یا جو پاکستان سے آ کر یہ سمجھتی ہیں کہ اس معاشرہ میں عورت کے بڑے حقوق ہیں اور یہاں آزادی ہے اور اس آزادی کی وجہ سے ان قوموں کی ترقی ہے۔ یاد رکھیں اگر ان کو کوئی دنیاوی ترقی مل رہی ہے تو ان کی محنت کی وجہ سے اور دنیاوی علم میں ترقی کی وجہ سے۔ دین کا اور روحانیت کا خانہ ان کا بالکل خالی ہے۔ ان کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ خدا ہے یا نہیں یا خدا تعالیٰ کے احکامات ہیں اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ لیکن ایک مومنہ اور مومن جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں دین کی خاطر شامل ہوا ہے، اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے شامل ہوا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ دین خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کا نام ہے۔ آپ اگر خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے محنت کریں گی، علم میں بڑھیں گی تو یہ چیزیں تو مل ہی جائیں گی لیکن ایک سب سے اہم چیز جس سے دنیا دار محروم ہیں اور جو انسانی زندگی کا مقصد ہے، آپ اسے بھی حاصل کرنے والی بنیں گی اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا ہے، اپنی عاقبت سنوارنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کے ماننے والوں کے علم و معرفت میں بڑھنے کا یا ترقی کا وعدہ فرمایا ہے۔ (ماخوذ از تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409) پس یہ دینی اور دنیاوی ترقیات تو انہیں ملنی ہیں یا ہمیں ملنی ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے ساتھ چمٹیں رہیں گے وہ اس کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کیا ہے تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت تبھی پڑے گی جب ہم اس دنیاوی آزادی پر چلنے کی بجائے دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور جب یہ ہو گا تو دنیا ہماری لونڈی بن جائے گی۔ دنیا آپ کے پیچھے چلے گی۔ دنیا والے پھر آپ سے ہدایت حاصل کریں گے۔ جن کو خدائی وعدوں پر یقین نہیں وہ بیشک یہ سمجھیں کہ اتنی چھوٹی سی جماعت کس طرح دنیا کو اپنے پیچھے چلا سکتی ہے؟ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ جرمنی میں ہی آپ دیکھ لیں کہ آج سے دس سال پہلے جماعت کی اس ملک میں جو پہچان تھی اب اس سے دس بیس گنا زیادہ پہچان ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں ہماری بات کا جواب وزن ہے اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس قوموں کی ترقی اسی طرح منزلیں طے کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چڑھنے والا دن ہمیں اس ترقی کی منزل دکھاتا ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری یہ پہچان دین سے ہٹ کر نہیں ہے۔ دین پر قائم رہتے ہوئے ہی جماعت احمدیہ کی پہچان ہے۔

پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہر احمدی عورت اور مرد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ضرورت ہے تا کہ ہم کامیابی کی منزلوں کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اگر کسی کو صرف دنیا کی ہاؤ ہو ہی چاہئے، شور شرابا چاہئے، رونقیں چاہئیں تو بیشک دنیا کے پیچھے چلیں۔ ایسے لوگوں کو یہ ظاہری نام نہاد آزادی تو مل جائے گی لیکن یاد رکھیں کہ پھر اس آزادی کے پیچھے ان کی بے چینیاں ہیں۔ یہ دنیا والے جو لوگ ہیں وہ بھی بے چین ہیں اور ان کی بے چینیاں نظر آتی ہیں۔ ان لوگوں کی جو چمک باہر نظر آ رہی ہے یہ ظاہری خول ہے، اس کے اندر کچھ نہیں ہے۔ ان کے ظاہری قہقہے، ڈانس، کلب، غل غپاڑہ، شراب نوشی ان کے دلوں کی بے سکونی کو دور کرنے کے لئے ظاہری تدبیریں ہیں لیکن بے مقصد اور بے نتیجہ تدبیریں ہیں۔ ان کی آزادی کے پیچھے ان کے دلوں کی بے چینیاں ہیں جنہیں ان دنیا داروں نے جیسا کہ میں نے کہا خول چڑھا کر چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اگر ان کے دلوں کے اندر جھانک کر دیکھیں تو بھیانک نظارے نظر آتے ہیں۔ ان کے دل کی بے چینیاں انہیں کلبوں میں لے کر جاتی ہیں، شراب خانوں میں لے کر جاتی ہیں، نشوں میں مبتلا کرتی ہیں۔ اگر دنیا ہی سب کچھ ہے تو پھر دنیا کے اعداد و شمار یہ کیوں ظاہر کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ معاشی لحاظ سے بہتر ملکوں میں خودکشیاں بڑھ رہی ہیں۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ دلوں میں بے چینیاں ہیں۔ پس اگر دلوں کی بے چینیوں کو دور کرنا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد:29) کہ سنو اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

پس جتنا زیادہ کوئی خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا، اسے یاد کرے گا، اتنا ہی اس کے دل کو اطمینان نصیب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انسانی فطرت کا تقاضا رکھا ہے کہ اگر اسے اطمینان قلب چاہئے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف جائے۔ دنیاوی ہاؤ ہو جو ہے وہ دلوں کو بے چین کرتی ہے۔ اس سے دلوں کو چین نصیب نہیں ہوتے۔ خدا کرے کہ دنیا اس بات کو سمجھ لے اور سب سے پہلے تو ہم سمجھنے والے ہوں تا کہ دنیا کو اس غلاظت اور بے سکونی سے باہر نکالیں۔ حقیقی آزادی ہم نے دنیا کو دینی ہے اور وہ آزادی خدا تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت میں آنے میں ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شئے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد:29) پس جہاں تک ممکن ہے ذکر الٰہی کرتا رہے اس سے اطمینان حاصل ہو گا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا ہے اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔“ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 311۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس صبر اور مستقل مزاجی شرط ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 1۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ حقیقت ہے انسانی زندگی کی اور یہ مقصد ہے انسانی زندگی کا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا جائے، اس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور یہ اس کے ذکر سے ہی اور اس کو یاد رکھنے سے ہی ہو گا۔ اور نہ صرف دلوں کے اطمینان کے سامان ہوں گے بلکہ تمام وہ باتیں جو مکروہ ہیں جن کو دنیا دار تو بیشک نئے زمانے کی روشنی سمجھتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں تباہی کے گڑھے میں ڈالنے والی ہیں ان سے انسان بچتا رہتا ہے۔ اس ذکر سے ان تمام باتوں سے جو منہیات ہیں، جن کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان سے ایک مومن اور مومنہ بچے رہیں گے۔ پس اگر اپنے آپ کو جماعت میں شمار کروانا ہے، ان حقیقی احمدیوں میں شمار کروانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے تو پھر اس بات کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت کو بھی ظاہر کرنا ہو گا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوں تو ان نام نہاد دنیاوی آزادیوں اور چکا چوند سے اپنے آپ کو بچا کر حقیقی مومن بنوں۔ پس یہی ہمارا کام ہے کہ حقیقی مومن ہم نے بننا ہے اگر اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں۔

مَیں یہ بھی بتا دوں کہ مَیں صرف علمی باتیں نہیں کر رہا۔ جماعت میں ہی بہت سے ایسے ہیں جو اس نسخے کو آزما کر دلی سکون پانے والے بنے ہیں اور بن رہے ہیں۔ اور یہ صرف خیالی باتیں نہیں کہ جو دنیا داری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلیں انہیں بے چینیاں ملتی ہیں بلکہ بہت سی عورتیں اور مرد مجھے لکھتے ہیں کہ ان دنیاوی رنگینیوں میں ہم جو آزادی اور معاشرے کی ترقی سمجھ کر گئے تھے، اس دنیا داری میں ڈوب گئے تھے وہ اصل میں دھوکہ تھا اور اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم نے غلط کیا ہے اس لئے ہمیں معاف کر دیں اور دوبارہ جماعت میں سمو لیں اور ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم کبھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے باہر نہیں نکلیں گے۔

پس یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی تسکین قلب عطا کرتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس معاشرہ کے اثر میں آ کر ہم اطاعت سے باہر نکل کر پھر بے سکون زندگی کا تجربہ کریں پہلے ہی خدا تعالیٰ کی بات مان کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کی بے حیائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں جس نے آزادی کے نام پر عورتوں کو ننگا کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر مَردوں کو دین اور خدا سے باغی کر دیا ہے۔ جس نے آزادی کے نام پر حیا اور بے حیائی کی تمیز مٹا دی ہے۔ یہ تمیز مٹنے کا ہی اثر ہے کہ بظاہر ایک مذہبی تعلیم کے پروفیسر یہ سوال کر رہے ہیں

کہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ ڈانس گانے اور کلبوں میں جانے پر تم پابندی کیوں لگاتے ہو؟

پس ہر عورت اور مرد جرأت سے کھڑے ہو کر ایسے لوگوں کے سامنے یہ کہیں کہ اگر بے حیائی آزادی ہے تو ایسی آزادی غیر مومنوں کو مبارک ہو۔ ایک مومن تو ایسی آزادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا جس سے خدا کی اطاعت سے انسان باہر نکلتا ہو اور خدا کی ناراضگی مول لینے والا ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس آزادی کے پیچھے ہے تو یہ دلیل نہیں ہے کہ وہ صحیح ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا، آپ اس لئے آئے تھے کہ یہ بگاڑ پیدا ہو چکا ہے، اسے سدھارنا ہے۔ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے یا آپ کے باپ دادا نے اس لئے احمدیت قبول کی تھی کہ ہم نے اس کام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ بٹانا ہے۔

عرب ممالک کی بعض عورتیں بھی جو احمدی عورتوں پر بعض اعتراض کرتی ہیں ان کے اپنے لباس اس قدر تنگ ہوتے ہیں کہ جسموں کی نمائش ہو رہی ہوتی ہے، جو ابھی احمدی تو نہیں ہوئیں لیکن ان کے اعتراض شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ قبول نہیں کرنا۔ سر پر حجاب رکھ لینے سے سمجھ لیتی ہیں کہ ہمارا پردے کا مقصد پورا ہو گیا جبکہ تنگ جین اور چھوٹا بلاؤز پہنا ہوتا ہے۔

مَیں یہاں نئی آنے والی احمدی عورتوں سے بھی کہتا ہوں کہ پردہ کی غرض حیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب قائم کرنا ہے۔ اپنے آپ کو مردوں کی غلط نظروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لئے صرف بال ڈھانک کر اور نیچے تنگ لباس پہن کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کی حیا کو قائم کرنا ہے۔ اسی طرح پاکستانی عورتوں کو بھی بہت زیادہ اپنے بالوں کی نمائش کی عادت ہے۔ وہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو ٹھیک کریں۔ پردہ کے مقصد کو پہچانیں۔ مسلمان عورتوں کی اکثریت بگڑ چکی ہے۔ اگر آپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتی ہیں، یہ مانتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجدید دین کے لئے آئے تھے تو پھر اپنے نمونے قائم کریں۔ میں نے یوکے (UK) کے اجتماع پر بھی بتایا تھا کہ ان تمام نام نہاد آزادیوں کا مسلمان کہلانے والے ملکوں پر بھی اثر ہے۔ حتی کہ پاکستان میں جو اپنے آپ کو شدت پسند مولویوں کے قبضے میں دے چکا ہے وہاں اب سنا ہے کہ فیشن کے نام پر ایسے لباس بھی آ گئے ہیں کہ شلوار قمیص کھلے گلے اور بغیر دوپٹے کے پہن کر جوان لڑکیاں اور عورتیں بازاروں میں پھرتی ہیں۔ عورت کیوں نہیں سمجھتی کہ فیشن کے نام پر وہ اپنی حیا کی نمائش بازاروں میں کر کے بے حیائی کے گڑھے میں گر رہی ہے۔ یاد رکھیں کہ آزادی کے نام پر حیا اور زینت کی یہ نمائش ایک وقت میں بھیانک نتائج ظاہر کرے گی۔ پس احمدی عورت کو اپنی حیا، اپنی عزت، اپنی عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ یہاں بھی معاشرہ کے زیر اثر بعض احمدی لڑکیاں ایسی ہیں جو جب حجاب اور پردے کی بات ہو تو ردّ عمل دکھاتی ہیں کہ ہم اس سے فَیڈ اَپ (fed up) ہو چکی ہیں۔ اگر آپ کو پردہ کی سمجھ نہیں اور صرف لجنہ کی عہدیداروں یا میرے سے ڈر کے پردہ کر رہی ہیں اور خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کی خواہش کی وجہ سے نہیں ہے، خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے تو بے فائدہ ہے۔ پھر ایسا پردہ منافقت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ بعض لڑکیاں اس معاشرہ سے اتنی متاثر ہیں کہ یہ کہتی ہیں کہ ہم پردہ کی باتیں سن سن کر عاجز آ گئی ہیں۔ پس اگر کسی انسان کے دکھانے کے لئے یہ پردہ ہے تو میری باتیں سن کر ضرور عاجز آئیں۔ عاجز آنا چاہئے آپ کو اور بالکل ٹھیک عاجز آتی ہیں۔ اور اگر میری باتیں سن کر خدا تعالیٰ کے اس حکم پر نظر جاتی ہے کہ مَیں اس لئے نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے نصیحت کرو، نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے، مومنات کو فائدہ دیتی ہے تو پھر عاجز آنے کا کوئی جواز نہیں۔ یہ نیکی کی باتیں اور ان پر عمل آپ کو خدا تعالیٰ کا پیارا بنائیں گی۔ پس پہلے یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا چاہئے یا دنیا کی اور دنیا داروں کی رضا چاہئے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رضا چاہتی ہیں تو پھر اس کے حکموں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صرف حکم نہیں دیئے، حقوق بھی قائم کئے ہیں۔ ان حقوق کی طرف کیوں نہیں دیکھتیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے یہ کہنے پر کہ میرا باپ ایک بڑی عمر کے مرد سے میری شادی بغیر میری مرضی کے کر رہا ہے اس لڑکی کے باپ کو اس شادی سے روک دیا تھا۔

(ماخوذ از سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی البکر یزوجھا أبوھا ولا یستا مرھا 2096)

اور آپؐ نے فرمایا کہ لڑکی کی مرضی شامل ہونی چاہئے۔ تو کیا آپؐ نے لڑکی کا حق نہیں قائم فرمایا؟ میرے پاس بھی کئی بچیاں آتی ہیں کہ ہمارے ماں باپ زبردستی فلاں جگہ شادی کرنے کا کہتے ہیں جن پر ہمیں تسلی نہیں، ہمارے دلوں میں انقباض ہے۔ مَیں بھی ماں باپ کو سمجھاتا ہوں۔ ہماری ایک احمدی بچی نے جو یہیں جرمنی میں یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے حجاب اور پردہ پر مضمون لکھا۔ بڑا اچھا مضمون لکھا۔ پس ایسی بچیاں ہیں جو پڑھی لکھی بھی ہیں، اپنی اور جماعت کی عزت اور وقار کو بلند کرنے والی بھی ہیں۔ غالباً یہ اس کا ریسرچ پیپر ہے۔ اس میں اس نے بڑے واضح طور پر کہا ہے کہ حجاب کی کیوں ضرورت ہے اور حجاب کیا چیز ہے؟ اسے میں نے کہا ہے کہ اسے جماعتی رسائل میں بھی شائع کرواؤ تا کہ دوسری لڑکیوں کا احساس کمتری بھی ختم ہو۔

بعض بچیوں میں یہ احساس ہے، یہ بھی سوال اٹھتا ہے کہ جماعت کا ٹیلنٹ (talent) ان پابندیوں کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے۔ تو اس ٹیلنٹ کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ میں نے تو اس دورہ کے دوران یونیورسٹیوں میں پڑھنے والی بچیوں کے ساتھ ایک نشست بھی کی تھی، ملاقات تھی۔ چار پانچ سو لڑکیاں تھیں۔ اس میں سائنس پڑھنے والی لڑکیاں بھی تھیں، ڈاکٹر بننے والیاں بھی تھیں، ریسرچ کرنے والیاں بھی تھیں، دوسرے مضامین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والیاں بھی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی مجھے پڑھی لکھی لڑکیاں ملتی رہتی ہیں، شادی شدہ ہیں اور بڑی سعادتمند ہیں۔ احمدیت اور ایمان ان کے دلوں میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہؤا ہے۔ بعضوں نے قربانیاں دے کر اپنے سے کم پڑھے ہوئے مردوں سے بھی شادی کر لی ہے اور ان کی یہ قربانی یقیناً آئندہ نسلوں کی علمی اور عملی ترقی میں کردار ادا کرے گی۔ انشاء اللہ۔

میں یہ بھی بتا دوں کہ یہ غلط خیال ہے کہ دوسرے کے سامنے ہمارے مرد عورت کے جو علیحدہ فنکشن ہیں ہونے سے شاید ہم بیک وَرڈ (backward) کہلاتے ہیں یا لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ ایک تو میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ کوئی ہمیں چاہے جو کچھ بھی کہے ہم نے اپنی تعلیم سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ دوسرے سمجھدار غیر لوگ بھی جو ہماری اس علیحدگی کو سمجھتے ہیں تو برملا یہ اظہار کرتے ہیں کہ یقیناً تمہارا مَردوں اور عورتوں کو علیحدہ رکھنے کا طریق پُرحکمت ہے۔ جلسہ یوکے (UK) پر بھی گزشتہ سال ایک خاتون آئیں، غالباً جرنلسٹ تھیں۔ انگریز تھیں انہوں نے کہا کہ پہلے مَیں سوچتی تھی کہ عورتوں کو علیحدہ رکھ کر عورتوں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن عورتوں کے ساتھ سارا دن گزارنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ عورتوں کی آزادی زیادہ بہتر رنگ میں قائم کی گئی ہے۔ ان کے اپنے انتظامات ہیں۔ عورتیں ہر وہ کام کر رہی ہیں جو مرد کرتے ہیں اور مردوں کی طرف سے کوئی روک ٹوک بھی نہیں ہے۔ اگر مل جل کر کریں گی تو پھر مرد حاوی ہوتے جائیں گے۔ بلکہ کہنے لگیں میں نے تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو ذرا عجیب محسوس کیا تھا لیکن کچھ دیر کے بعد ہی مجھے احساس ہوا کہ میں یہاں اس ماحول میں جہاں بالکل عورتیں ہی عورتیں ہیں زیادہ آزاد ہوں اور مَردوں کی نظروں سے بھی بچ رہی ہوں۔ بلکہ کہنے لگی مجھے اپنے چرچ میں اتنی عزت اور احترام کبھی نہیں ملا جتنا یہاں مل رہا ہے جو ایک دن احمدیوں کے ساتھ اور احمدی عورتوں کے ساتھ گزارنے سے مجھے ملا ہے۔ اور اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

پس کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا دین ہمیں کیا کہتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں کوئی ذاتی مسائل ہیں تو وہ تعلیم نہیں بلکہ اس کے گھریلو مسائل ہیں یا ماں باپ کی جہالت ہے جس کی وجہ سے بعض واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ عورتوں سے نیک برتاؤ کرو، ان کے جذبات کا خیال رکھو۔ عورتوں سے عدل اور انصاف کا سلوک کرو۔ نکاح میں مہر عورت کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے مقرر ہے۔ طلاق کی صورت میں عورت کو دیا ہوا مال واپس لینے کی ممانعت ہے۔ نیکی کے اجر میں عورت مرد برابر ہیں، کوئی تخصیص نہیں۔ عورت کی کمائی میں مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ گھر چلانے کی ذمہ داری مرد پر ہے نہ کہ عورت پر۔ پہلے زمانے میں بھی اور آج بھی بعض جگہ اگر بچیاں پیدا ہوتی رہیں تو لڑکی کی پیدائش پر مردوں اور ان کے خاندانوں کی طرف سے نامناسب رویے دکھائے جاتے ہیں۔ اسلام نے اس کی سختی سے مذمت کی ہے۔ غرض کہ بیشمار حکم ہیں۔ پس ہمیں یہاں کی آزادی دیکھ کر دیوانہ ہونے کی بجائے یہ دیکھنا چاہئے کہ اسلام نے کتنی آزادی دی ہے۔ اپنے دماغ کو استعمال کر کے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے فوائد کتنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانے کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4 ستمبر 2015)

☆......☆......☆

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کی تاریخوں کی منظوری

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جماعت احمدیہ بھارت کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2015 کی مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 15-14-13 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات۔
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 19-18-17 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔
- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 19-18-17 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 اگست 2015ء کو نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

● مکرمہ امۃ المتین صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد بی ٹی صاحب مرحوم، لندن)

20 اگست 2015 کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور مکرم لارڈ طارق احمد صاحب آف ویمبلڈن کی والدہ تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ یوکے میں بطور سیکرٹری خدمت خلق اور سیکرٹری نمائش خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ لمبا عرصہ صدر لجنہ ویمبلڈن کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ڈاک ٹیم میں بھی شامل رہیں۔ بہت نیک، ملنسار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم انصر الیاس احمد صاحب حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے نواسے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عیسیٰ احمدو صاحب (صدر جماعت کیمرون)

22 جولائی 2015 کو 5 ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ذیابطیس کے عارضہ میں مبتلا تھے اور 5 ماہ قبل انہیں سٹروک بھی ہوا تھا۔ آپ نے فروری 1995 میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ کیمرون کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کا تعلق پاؤسا قبیلہ سے تھا۔ آپ کو پہلے Mamfe جماعت کے صدر اور پھر کیمرون کے پہلے صدر جماعت کی حیثیت سے تادم آخر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ بہت فعال اور مخلص احمدی تھے۔ کیمرون کی پہلی مسجد بیت الہدیٰ کی تعمیر کے سلسلہ میں وقارعمل میں خود بھی شامل ہوتے رہے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم سلیمان احمد صاحب جامعہ احمدیہ نائیجیریا سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب میدانِ عمل میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری محمد امین صاحب صوبیدار (ر)

چک 60 ر۔ب، ضلع فیصل آباد

20 جولائی 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو اپنے گاؤں میں لمبا عرصہ صدر جماعت اور زعیم مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ بہت نڈر اور جوشیلے احمدی تھے۔ غیر از جماعت احباب میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اپنے گاؤں میں جماعت کی مسجد چھوٹی پڑ جانے پر نئی اور بڑی مسجد بنوانے کی گرانقدر خدمت کی بھی توفیق پائی۔ خلافت احمدیہ سے بے حد محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے اور اپنا حصہ جائداد زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب (مربی سلسلہ وینکوور، کینیڈا) کے بڑے بھائی تھے۔

(3) مکرم صغیر احمد صاحب (ابن مکرم حفیظ احمد صاحب رند، بستی رنداں، ضلع ڈیرہ غازیخان)

12 اگست 2015 کو جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کی مسجد میں وقارعمل کرتے ہوئے اچانک ایک Pillar کے زمین پر آگرنے سے اس کی زد میں آکر 23-24 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت ملنسار اور جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والے خاموش خادم دین تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم عبدالحمید خان رند صاحب

(ابن مکرم اللہ بخش رند صاحب، بستی رنداں، ضلع ڈیرہ غازیخان)

12 اگست 2015 کو جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کی مسجد میں وقارعمل کرتے ہوئے اچانک ایک Pillar کے زمین پر آگرنے سے زخمی ہوگئے تھے اور 14 اگست کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر تقریباً چالیس سال تھی۔ آپ نے والدین کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ ثالثہ میں زیر تعلیم ہے۔

(5) مکرم چوہدری مختار احمد صاحب

(ابن مکرم چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم، عمر کوٹ سندھ)

28 جولائی 2015 کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1998 تا 2004ء 6 سال صدر جماعت شریف آباد ضلع عمرکوٹ سندھ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ تمام مالی ودیگر مرکزی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، بہترین داعی الی اللہ، جماعت سے گہری وابستگی رکھنے اور مثالی تعاون کرنے والے خوش خلق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت مؤدبانہ تعلق تھا۔ MTA کے پروگرام ذوق وشوق سے دیکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا منظوم کلام بھی یاد تھا۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے ایک داماد مکرم نصیر احمد صاحب ورک (مربی سلسلہ) بھی میدان عمل میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(6) مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب (کارکن دفتر P.S ربوہ)

25 اپریل 2015 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 17 سال ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ ریلوے سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد 1998 میں آپ بچوں کی تعلیم وتربیت کی خاطر ربوہ شفٹ ہوگئے۔ جہاں 2001 سے تادمِ آخر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شعیب احمد صاحب برمنگھم یوکے میں مقیم ہیں۔

(7) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

(اہلیہ مکرم قمر الزمان عابد صاحب، کینیڈا)

22 مئی 2015 کو مختصر علالت کے بعد 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت منشی سراج الدین صاحبؓ عطار سرہندی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت قاضی زین العابدین صاحبؓ سرہندی کی بڑی بہو تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد کوئٹہ میں مقیم رہیں اور 1975 میں وہاں سے حیدر آباد اور پھر کراچی شفٹ ہوگئیں۔ پھر 2009 میں کینیڈا شفٹ ہوگئیں۔ آپ ہومیو ڈاکٹر تھیں۔ جہاں جہاں رہیں اپنے محلہ میں لوگوں کا مفت علاج کیا کرتی تھیں۔ آپ نے کینیڈا میں مقامی جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، صابرہ وشاکرہ اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب، ربوہ)

9 جولائی 2015 کو 76 سال کی عمر میں چالیس سال کی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے بیماری کا سارا عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت سادہ مزاج، ہر ایک سے نرمی اور پیار ومحبت سے پیش آنے والی، بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، عزیز رشتہ داروں اور ہر چھوٹے بڑے کا خیال رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم خلیل احمد صاحب

(ابن مکرم جلال دین صاحب آف تخت ہزارہ حال، ربوہ)

23 اپریل 2015 کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور چار سال بطور زعیم مجلس تخت ہزارہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ اپنے چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ مرحوم نہایت صابر، ملنسار، ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے اور بکثرت تلاوت قرآن کریم اور درود شریف اور تسبیح وتحمید کا ورد کیا کرتے تھے۔

(10) مکرم چوہدری رحمت علی صاحب

(ابن مکرم چوہدری نعمت علی صاحب محلہ دارالبرکات، ربوہ)

11 جون 2014 کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے بطور صدر محلہ، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ سابق صدر عمومی مولانا حکیم خورشید احمد صاحب کے دست راست کے طور پر بہت اچھا کام کیا۔ 1985 میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی پاداش میں مقدمہ ہونے کی وجہ سے پانچ چھ یوم چنیوٹ حوالات میں رہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر مختلف نظامتوں میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لیا کرتے تھے۔

(11) مکرم رانا خورشید اختر صاحب

(ابن مکرم گیانی محمد دین صاحب، دارالعلوم غربی حلقہ ثنار بوہ)

11 جون 2014 کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1974 کے ہنگامی حالات میں گھر بار لُٹ جانے کے بعد گوجرانوالہ سے ہجرت کرکے ربوہ آگئے تھے۔ نہایت دلیر آدمی تھے۔ خلافت کے فدائی تھے۔ جماعتی اور مالی تحریکات میں بشاشت سے حصہ لیتے تھے۔

(12) مکرم محمد زمان صاحب

(صدر جماعت پچنند ضلع چکوال)

2 جنوری 2015 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 12 سال سے بطور صدر جماعت دینی خدمت بڑے احسن رنگ میں سرانجام دے رہے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم شریف النفس، صاف گو، دیانتدار، ہر دلعزیز اور مخلص آدمی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(13) مکرم حافظ مسعود احمد صاحب

(دار الیمن وسطی سلام، ربوہ)

14 مئی 2015 کو 30 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک سیرت، ہنس مکھ، بہت ملنسار اور ہر دلعزیز خادم تھے۔ 1999 میں قرآن کریم حفظ کیا۔ لاہور اور ربوہ کی مختلف مساجد میں نماز تراویح پڑھانے کی توفیق ملی۔ 2006 سے بطور کارکن درجہ دوم دفتر خزانہ میں خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(14) مکرمہ جنت النساء بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم صوفی غفور احمد صاحب، نصیر آباد ربوہ)

25 دسمبر 2014 کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو بطور صدر حلقہ خدمت کی توفیق ملی اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے روشناس کروایا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار خاتون تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک فطرت اور بہت اچھے اخلاق کی مالک تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(15) مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب، فیکٹری ایریا سلام، ربوہ)

20 جنوری 2014 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازی اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کیا کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا اور غیر از جماعت احباب کو دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔

(16) مکرمہ مصوّرہ وسیم صاحبہ

(بنت مکرم مولوی نذر محمد صاحب، ربوہ)

23 جون 2015 کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو کچھ عرصہ لجنہ کی سیکرٹری ناصرات کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ آپ کی وفات جرمنی میں ہوئی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(17) مکرمہ فاطمہ اصغر ابڑو صاحبہ

(اہلیہ مکرم علی اصغر ابڑو صاحب، حیدر آباد، سندھ)

19 جولائی 2015 کو ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

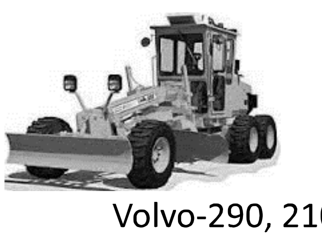

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7616: میں سید انس احمد قاسم ولد مکرم سید محسن علی صاحب ایم.اے قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-7-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید شہامت علی درویش العبد: سید انس احمد قاسم گواہ: قاضی شاہد احمد

مسل نمبر 7617: میں سیدہ نصرت جہاں بیگم بنت مکرم سید محسن علی صاحب ایم.اے قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-7-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید شہامت علی درویش الامۃ: سیدہ نصرت جہاں بیگم گواہ: قاضی شاہد احمد

مسل نمبر 7618: میں نصیر احمد شیخ ولد مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حلقہ دارالانوار میں ایک مکان جس کی قیمت آٹھ لاکھ روپئے ہے۔میرا گزارہ آمد از پنشن اور تنخواہ ماہوار -/8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین العبد: نصیر احمد شیخ گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 7619: میں محمد بشیر ولد مکرم محمد شکور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: نلّا بیلی ، واردنّاپیٹ ،ضلع ورنگل، مستقل پتہ: کنڈور، ضلع ورنگل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-7-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔300 گز زمین بمقام کنڈور۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6152 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبیر احمد یعقوب العبد: محمد بشیر گواہ: وزیر احمد

مسل نمبر 7620: میں رفینہ بیگم زوجہ مکرم محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2005 موجودہ پتہ: نلّا بیلی، واردنّاپیٹ، ضلع ورنگل، مستقل پتہ: کنڈور، ضلع ورنگل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-7-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد سونے کا ہار 20 گرام، دو عدد سونے کی بالیاں 4 گرام۔زیور نقرئی: 9 تولہ۔حق مہر -/15,000 روپئے سونے کے ہار میں شامل ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبیر احمد یعقوب الامۃ: رفینہ بیگم گواہ: وزیر احمد

مسل نمبر 7621: میں وسیمہ بیگم زوجہ مکرم نظیر الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-4-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر: -/50,000 روپئے۔زیور طلائی: 25 گرام۔زیور نقرئی: 44 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود علی احمد خان الامۃ: وسیمہ بیگم گواہ: نذیر خان

مسل نمبر 7622: میں زاہدہ انجم زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب ساجد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاکخانہ دھری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی۔ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-8-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر: -/70,000 روپئے، جس میں سے تیس ہزار روپئے بصورت طلائی زیور اور مبلغ بیس ہزار روپئے نقد وصول شدہ ہیں۔مبلغ بیس ہزار روپئے خاکسار کے شوہر کے ذمہ قابل ادا ہیں۔زیور نقرئی: انگوٹھی نگ والی 2 گرام، ہار 12 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد ساجد الامۃ: زاہدہ انجم گواہ: ملک محمد مقبول طاہر

مسل نمبر 7623: میں بشیر احمد ولد مکرم منونائک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-6-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر الحق العبد: بشیر احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7624: میں مریم لیلیٰ کمسٹرال بنت مکرم محبوب الحق کمسٹرال صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-8-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین ایک عدد 12.750 گرام (22 کیرٹ)، انگوٹھی ایک عدد 0.950 گرام (9 کیرٹ)، انگوٹھی ایک عدد 3.230 گرام (22 کیرٹ)، جین ایک عدد 3.160 گرام (22 کیرٹ)، بالیاں ایک جوڑی 3.730 گرام (22 کیرٹ)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید عامر علی الامۃ: مریم لیلہ کمسٹرال گواہ: ابراہیم احمد

مسل نمبر 7625: میں آسین ولد مکرم شمشیر سنگھ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن شرما کالونی ڈاکخانہ بھوانی ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-3-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نصیر احمد العبد: آسین گواہ: محمد عارف بھٹی

مسل نمبر 7626: میں خالدہ شمس زوجہ مکرم بشیر الشّمس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 راگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائیداد درج ذیل ہے۔حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند۔طلائی زیور: ایک عدد کوکا قیمت -/500 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الشّمس الامۃ: خالدہ شمس گواہ: طاہر احمد بیگ

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

یہاں کام آتی ہے بس اِک سعادت

(بشیر احمد زائرؔ، شورت کشمیر)

سنو دوستو! جب تلک ہے خلافت
یہ اُمت بھی اُس وقت تک ہے سلامت
نہ غم دُشمنوں کی کسی دُشمنی کا
نہ شیطان کچھ کر سکے گا شرارت
یہ ہے ڈھال سر پر ہمارے خدا کی
یہ مومن کے ایمان کی ہے حفاظت
نہ چلتا ہے اس میں کوئی زورِ بازو
یہاں کام آتی ہے بس اِک سعادت
یہ نعمت کہاں یوں ہی ملتی ہے سب کو
یہ ملتی ہے جن کو ہو نُورِ فراست
ہیں جاری اِسی سے وہ عرفاں کے چشمے
بخشتے ہیں جو روح کو اِک طراوت
اسی کی بدولت ہے اسلام زندہ
یہی ایک وحدت کی واضح علامت
اِسے ظلم کی آندھیاں کیا ڈرائیں
اِسے کیا کرے گی عدُو کی عداوت
زمانے نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا
کہ حاصل اِسے ہے خدا کی حمایت
ہے زائرؔ بھی تھامے ہوئے اس کا دامن
یہ مولیٰ کا بےحد ہے لطف و عنایت

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ ایک لڑائی ہوتی تھی ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو اسلام اور دین کی تائید کے لئے اٹھ رہے ہوتے تھے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کیلئے قائم کئے گئے تھے۔ آپ کا کھانا کھانا بھی ایک مجبوری تھی۔ اصل فکر آپ کو دین کی تائید کی تھی اسلام کی ترقی کی تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے۔ پھر اس کھانے کے انداز سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا تسبیح کے مضمون کی مزید وضاحت قرآن کریم کے اس حصہ آیت کہ یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض۔ زمین و آسمان کی ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے حضرت مصلح موعود نے یہ نکتہ نکالا ہے فرماتے ہیں جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض۔ کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس تسبیح کو سنو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تسبیح ایسی ہے جسے ہم سن بھی سکتے ہیں۔ ایک تو سننا ادنیٰ درجے کا ہے اور ایک اعلیٰ درجے کا۔ مگر اعلیٰ درجے کا سننا انہی لوگوں کو میسر آ سکتا ہے جن کے ویسے ہی کان اور آنکھیں ہوں۔ اسی لئے مؤمن کو یہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا شروع کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے کھانا ختم کرے تو الحمد للہ کہے۔ کپڑا پہنے یا کوئی اور نظارہ دیکھے تو اسی کے مطابق تسبیح کرے۔ گویا مؤمن کا تسبیح کرنا کیا ہے؟ وہ ان چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرنا ہے۔ وہ کپڑے کی تسبیح اور کھانے کی تسبیح اور دوسری چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔

جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے الحمد للہ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے اصل میں یہی تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے ان کو دیکھ کے جب انسان شکرگزاری کرتا ہے تو یہی تسبیح ان چیزوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ رات دن کھاتے اور پیتے ہیں۔ پہاڑوں پر سے گزرتے ہیں دریاؤں کو دیکھتے ہیں سبزہ زاروں کا مشاہدہ کرتے ہیں درختوں اور کھیتوں کو لہلہاتے ہوئے دیکھتے ہیں پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنتے ہیں مگر ان کے دلوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان کے دلوں میں بھی ان چیزوں کے مقابلے میں تسبیح پیدا ہوتی ہے۔ پس ہر شکرگزاری جو ہے جب وہ انسان کسی چیز کی کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتا ہے تو سبحان اللہ پڑھتا ہے تو جو انسان کی تسبیح ہے اصل میں وہ ان چیزوں کی جو تسبیح ہے اس کا اظہار انسان کے منہ سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پس اس تسبیح کے اس انداز کو بھی ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تقویٰ تو یہی ہے کہ اس قسم کی تسبیح ہمارا معمول بن جائے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس تعلق میں بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی زبان ام الالسنۃ ہے حالانکہ میکس مولر وغیرہ نے لکھا ہے کہ جو زبان ام الالسنۃ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولے کو نہیں مانتے کہ ام الالسنۃ مختصر ہوتی ہے مگر چلو بحث کو چھوٹا کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری کر دئے کہ معترض خود ہی پھنس گیا۔ آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں ''میرے پانی'' کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا my water۔ آپ نے فرمایا عربی میں تو صرف مائی کہنے سے ہی مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ my water زیادہ مختصر ہے یا مائی۔ وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا۔ جب دُشمن نے تلوار سے حملہ کیا تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ دشمن کی تلواریں ٹوٹ گئیں اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے جنہوں نے تاریخی کتب کی چھان بین کر کے دشمن کے اعتراضات کو ردّ کر دیا اور خود مخالفین کے بزرگوں کی کتابیں کھول کر بتایا کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں۔ اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف کر دیا۔

پس آج بھی جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام سے ہم اس کا منہ بند کر سکتے ہیں اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے۔ بعض لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں ان کے سینے میں مزید کھولتا ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کم علمی کے باوجود عالم بننے کے شوق میں غیر ضروری باتیں کر جاتے ہیں اور جن سے بعض دفعہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں بلکہ مخالفین کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جو ہیں دونوں طرف افراط و تفریط کرتے ہیں کوئی اصول اور قاعدہ نہیں ہوتا حالانکہ اصل طریق وسط ہی ہے۔ انسان کو تغیر قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے لیکن تغیر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے تغیر پیدا کرتا ہے تو پھر دنیا اسے تغیر سے روک نہیں سکتی۔

پھر بعض لوگوں کی غلط سوچیں جو ہیں ان کے بارے میں بھی بیان کیا حضرت مصلح موعود نے۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص قادیان آیا اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراہیم ہیں نوح ہیں موسیٰ ہیں عیسیٰ ہیں محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو مجھے بھی خدا تعالیٰ ہر وقت کہتا ہے کہ تو محمد ہے۔ لوگ اسے سمجھانے لگے تو اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے وہ خود مجھے کہتا ہے کہ تو محمد ہے تمہاری دلیلیں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں کوئی اثر نہیں ہوگا۔ جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے خیال کیا کہ بہتر ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ وہ شخص حضور کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت یہ کہتا ہے کہ تم محمد ہو۔ آپ نے فرمایا جب وہ مجھے کہتا ہے کہ تم عیسیٰ ہو تو عیسیٰ والی صفات مجھے دیتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ تم موسیٰ ہو تو موسیٰ والے نشانات مجھے دیتا ہے اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ ہر وقت محمد کہتا ہے تو کیا وہ آپ کو قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق بھی دیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا دیتا تو کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا دیکھو سچے اور جھوٹے میں یہی فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچے طور پر کسی کو مہمان بناتا ہے تو وہ اسے کھانے کو دیتا ہے لیکن اگر کوئی کسی سے مذاق کرتا ہے تو وہ یونہی اسے بلا کر اس کے سامنے کھانے کے خالی برتن رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ پلاؤ ہے یہ زردہ ہے۔ خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا شیطان مذاق کرتا ہے۔ اگر آپ کو محمد کہا جاتا ہے تو پھر قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق نہیں دیئے جاتے تو ایسا کہنے والا شیطان ہے خدا نہیں ہے۔ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ بعض خوابوں کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے لگ جاتے ہیں وہ اصل میں شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی چمک بھی دکھاتا ہے۔ اپنی تائیدات کا اظہار بھی کرتا ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دیکھا اور یہی آپ کی پیشگوئی در بارہ مصلح موعود جو تھی وہ خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں پورے ہوتے دیکھا اور یہی خلافت احمدیہ کے قیام کی خوشخبری جو دی تھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے اس کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے اور وہ ان باتوں کو سمجھنے والا ہو۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کے جنازہ کا اعلان فرمایا جنکی 31 اگست اور یکم ستمبر 2015ء کو 87 سال کی عمر میں وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت نواب محمد علی خان کی نواسی تھیں اور سیدۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ ان کے میاں مکرم عباس احمد خان صاحب مرحوم تھے اور میری پھوپھی بھی تھیں وہ۔ 17 اکتوبر 1928ء کو ان کی پیدائش ہوئی تھی قادیان میں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

EDITOR
MANSOORAHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 10 September 2015 Issue No. 37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر مزید فضل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مؤمن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے

آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپ کے غلام صادق کا زمانہ بھی ہے اور اسوہ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 4؍ستمبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک دنیا دار شخص کو جب یہ کہا جائے کہ اگر کسی میں حقیقی تقویٰ پیدا ہو جائے تو اسے دنیا جہان کی سب نعمتیں مل جاتی ہیں تو وہ یقیناً یہ کہے گا کہ یہ سب فضول باتیں ہیں۔ مذہب کے نام پر اپنے ارد گرد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لوگ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ آجکل مذہب کے نام پر بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اور ان کے ذاتی مفاد ہوتے ہیں لیکن نہ تو ان میں خود تقویٰ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے پیچھے چلنے والوں میں تقویٰ ہوتا ہے لیکن اس کے مقابلے پر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں حقیقی ادراک رکھتی ہیں تقویٰ کا۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کاروباروں میں لگے ہونے کے باوجود تقویٰ کی تلاش کرتے ہیں اور تقویٰ پر چلتے ہیں۔ مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح متقی میں قناعت بھی ہوتی ہے اور قناعت کی وجہ سے وہ معمولی تنگیوں کو برداشت بھی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوتے ہیں جو نعمت ملتی ہے اس پے اظہار بھی کرتا ہے۔ پھر اس کے جو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے تھوڑے پر بھی خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے متقی کو اور جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر مزید فضل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مؤمن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپ کے غلام صادق کا زمانہ بھی ہے اور اسوہ ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا اور اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی چھین لیا مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑا اور باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں نصف حصے کے مالک تھے جائیداد کے۔ آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالیٰ نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی سمجھتی تھیں کہ آپ مفت خورے ہیں۔ اور بڑی تنگیاں ہوئی تھیں مگر پھر بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا۔ اس حالت کا نقشہ آپ نے اس طرح کھینچا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں کہ

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر کرتا تھا مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ ہزاروں لوگ میرے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔

آج ہم احمدیوں کا ایمان یقینا اس بات سے بڑھتا ہے جب ہم آپ کے ابتدائی زمانے اور بعد کے زمانے کو دیکھتے ہیں۔ اس حالت کا مزید نقشہ کھینچتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح بھی بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہو گی مگر جب آپ کی عمر بڑی ہو گئی اور آپ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو گئی تو آپ کے والد آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا کسی کام کے قابل نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک سکھ نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ آپ کے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا کوئی کام نہیں کرتا۔ اسے کہو کہ میری زندگی میں کوئی کام کر لے تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں انہیں میرے مستقبل کی کیوں فکر ہے میں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آ کر یہ ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدا تھی اور پھر ابھی انتہا نہیں ہوئی لیکن جو عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا اور علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ آپ کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا شروع زمانے میں اور اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے۔ کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے یا تھوڑے سے چنے چبا کر گزارہ کر لیتے۔ خدا کی قدرت ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان نہیں بلکہ قادیان سے باہر دنیا کے کئی ممالک میں آپ کا لنگر چل رہا ہے۔ اس وقت تو شاید دو تین تنوروں پر روٹی پکتی ہو اور لنگر چل رہا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آج آپ کے لنگروں میں روٹی کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں قادیان میں بھی ربوہ میں یہاں لنگر میں بھی لاکھوں روٹیاں ایک وقت میں پکتی ہیں۔

پس کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دستر خوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں کروڑوں لوگوں نے آپ کے دستر خوان سے کھانا کھانا ہے۔ اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے۔ آج ہمیں دنیا کمانے والے احمدیوں میں جو قربانی کے معیار نظر آتے ہیں یہ بھی کوئی انتہا نہیں ہے اس میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ ہوتا چلا جانا ہے۔ پس ایک لنگر کے نظام کو ہی اگر کوئی غور کرنے والا دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات کو زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے بہت بڑا نشان ہے اور ہمارے ایمانوں میں تو یقینا یہ اضافے کا باعث بنتا ہے اور پھر اگر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس سارے نظام کو چلانے کے لئے مالی قربانی کی روح افراد جماعت میں پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی اسی تقویٰ کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جڑ کر ہم میں پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور بعض واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں اس میں سے بڑے باریک نکات نکالتے ہیں اور وہ بھی ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کے انداز اور ڈھنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کرتے یعنی باریک روٹی چپاتی جو ہوتی ہے پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے کہ شاید آپ روٹی میں سے حلال ذرے تلاش کر رہے ہیں لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے۔ ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے کہ تو نے یہ چیز ہمارے ساتھ لگا دی ہے ورنہ دین کی یعنی کھانا کھانا اور خوراک انسان کی ضرورت ہے ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں وہ غذا بھی جو آپ کی تھی

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad